نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۸	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہی ۱۹ ار اگست سنہ ۱۹۱۰ء	نمبر ۳۳

مفید کتابیں ! مفید کتابیں ! ! مفید کتابیں ! ! !

ریفارم سیریز

۱- اصلاح تمدن	۵ر
۲- اصلاح اخلاق	۴ر
۳- اصلاح حفظان صحت	ار
۴- اصلاح زراعت	امر
۵- افلاس ہند اور اُسکی تردید	ار
۶- صنعت اور دستکاری کی ترقی	ار
۷- بچوں کی پرورش	۶ر

یہہ کتابیں نہایت مفید اور دلچسپ چاہئے کہ ہر ایک گھر میں رکھی جاویں ہر ایک اسکول کی لائبریری میں رکھی جاویں

اِسلامی سیریز

۱- اسلام میں مسیح	۱۰ر
۲- خدائے اسلام	۲ر
۳- ینابیع القرآن	۳ر
۴- الکفارہ	۰/
۵- بائبل یا قرآن	۱۰ر
۶- مسیح ابن اللہ	۲ر
۷- اثمار شیریں	۴ر
۸- میزان الحق	۴ر
۹- کشف القرآن	۶ر
۱۰- الکنڈی	۱۲ر
۱۱- عقائد اسلامیہ	۱۰ر
۱۲- آئینہ قرآن	۶ر
۱۳- دین اسلام	ار
۱۴- ینابیع الاسلام	۸ر

یہہ کتابیں خاصکر اس مقصد سے لکھی گئیں کہ اہل اسلام کے ہاتھوں میں دلائی جاویں لیکن وہ ہر ایک مسیحی مبشر کے واسطے بہت ہی فائدہ مند ہیں +

ہندو سیریز

۱- ستیارتھ پرکاش درپن	۸ر
۲- سمپردائے	۶ر
۳- ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
۴- وشنو کے دس اوتار	۲ر
۵- رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
۶- ویدوں کی ازلیت و ماہیت	۳ پائی
۷- آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
۸- ویدوں کی قربانیاں	۳ر

۹- ویدک تصنیفات ۱ر
۱۰- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳پائی

چاہئے کہ ہر ایک مسیحی کارندہ ان کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور اُن سے پوری واقفیت حاصل کریں +

خاصکر مسیحیوں کیلئے

۱- مسیح کی تعلیم - اردو ۴ر ۸ر
۲- مسیح کی تعلیم - رومن ۱۲ر
۳- مسیح کا نمونہ ۸ر
۴- روح سے معمور زندگی ۳ر
۵- طریق دعا ۴ر
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے ۴ر
۷- روحانی طاقت کے متعلق چیدہ چیدہ خیالات ۴ر
۸- القاب مسیح ۴ر
۹- اوراد سیرت المسیح ۸ر
۱۰- راحت القلوب ۲ر
۱۱- مسیح کے خاص دوست ۸ر
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴ر
۱۳- انجیل داؤد ۲ر
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶پائی
۱۵- خاندانی فرائض ۸ر

ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اس فہرست کی کتابوں کو غور سے ملاحظہ کیجئے اور اگر وہ آپکے گھر میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدئے اور انکا مطالعہ کیجئے خاصکر خاندانی فرائض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (ملیکی) ۲ر
۲- مسیح کی زندگی (سٹاکر) ۱۲ر
۳- حیات پولوس ۴ر
۴- تاریخ مذہب ۸ر
۵- تاریخ روم ۸ر
۶- تاریخ مصر ۸ر
۷- مرقع روس ۸ر
۸- یروشلم کے آخری ایام ۸ر
۹- سکندر اعظم ۲ر
۱۰- یونانی تواریخ ۶ر
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳ر
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات ۲ر
۱۳- چارلس - ایچ - سپرجن کی سوانح عمری ۱ر
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری ۳ر

ہر ایک آدمی جو فرصت کیوقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں جن سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہو - کتابیں مذکورہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

دلکش کتابیں

۱- پاسٹر ہشی - ایک چینی پاسٹر ۶ر
۲- مارکو پولو ۸ر
۳- انگلستان کے خانگی حالات ۶ر
۴- رومتہ الکبرا ۶ر
۵- سیر ہند معہ تصویریں ۱۰ر
۶- شہیدان کا رتبہ ۱۲ر
۷- حالات جاپان ۳ و ۸ر
۸- طلائی شمعدان ۴ر
۹- رابنسن کروسو ۱۲ر
۱۰- طیطس رفیق صلیب ۸ر
۱۱- راسپال سنگھ رومن ۸ر
۱۲- راسپال سنگھ اردو ۴ر
۱۳- تلاش حق ۴ر
۱۴- تلاش حق رومن ۶ر
۱۵- شریف بیبیاں معہ تصویرات ۶ر
۱۶- سورج پرکاش ۶ر و ۱۲ر
۱۷- عزت بیتال ۵ر و ۸ر
۱۸- چندر لیلا ۶ر
۱۹- ابن حُور ۸ر
۲۰- زرین ملک کی تلاش ۸ر
۲۱- شعاع نور - اول و دویم حصہ ۵ر
۲۲- پھلمنی اور کرونا ۴ر
۲۳- پوڈپاس اگاسٹے ۱۲ر
۲۴- تارا کا حال ۱۳ر
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دویم ۱۰ر
۲۶- کلیاں اور رمابا ۲ر
۲۷- فوز العظیم ۲ر
۲۸- دولت لازوال ۸ر

یہہ سب کتابیں خاصکر جوانمرد اور عورتوں کے لئے لائق ناولوں کی طرح دلکش اور انکے مطالعہ سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے +

خاندانی لائبریری کے لائق ہیں
سنڈے سکول لائبریری کے لائق ہیں
ہر ایک سکول کی لائبریری کے لائق ہیں

متفرقات

۱- معجزات مسیح ۱۰ر
۲- واعظین از مسیحی - تین جلدیں ۱۰ر
۳- نجات کی تعلیم ۱۲ر
۴- تنویر الطہن فی فصاحت القرآن ۸ر
۵- آگسٹن کے اقرارات ۱۰ر
۶- عیسائی مسافر تصویردار ۱۲ر
۷- راہ زندگی ۱۲ر
۸- موازنہ مذاہب رومن ۸ر
۹- گنجینۂ اسلام ۸ر
۱۰- دین حق کی تحقیق ۳ر
۱۱- کشف الحقائق ۸ر
۱۲- خدا کی ہستی ۱۲ر
۱۳- حقیقت مسیح ۸ر
۱۴- حیات مسیح ۱۲ر
۱۵- بائبل کا الہام ۸ر و ۱۲ر
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ حکومت ۸ر
۱۷- راہ نجات ۴ر
۱۸- عہد جدید ۸ر
۱۹- ایک چینی سیاہ کا سفرنامہ ۴ر
۲۰- مشاہیر عالم ۴ر
۲۱- ہند میں کومیت ۱ر
۲۲- دو سوال - ناستک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی ۳ر
۲۳- شادی کی بابت ۱ر
۲۴- تاریخ طاعون ۶پائی

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی - پی - یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۱۹ راگست سنہ ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

گندم کا کل رقبہ ملک کناڈا میں ۰۰۰،۵۰،۱۴ ایکڑ ہے +

سرکاری بیڑوں کا خرچ سالیانہ ۰۰۰،۰۰،۴ پونڈ ہے +

انگلستان میں ہر سال [illegible] مسافروں کا شمار ۰۰۰،۰۰،۷ ہے +

یونائیٹڈ کنگڈم میں سنہ ۱۹۰۹ء میں ۱۰ جہازوں میں ۲۹۰،۱۱۱ ٹن بوجہ اسباب آیا سال گذشتہ کی نسبت ۱۳۹،۹ ٹن زیادہ تھا +

ولائیت میں ایک بڑے شہر سسوری میں طوفان سے اس قدر نقصان واقع ہوا کہ جسکا اندازہ ۰۰۰،۰۰،۵۰ پونڈ ہوا ہے اور یہ رقم اس ٹیکس سے بھی ۰۰۰،۰۰،۱ پونڈ زیادہ ہے جو سرکار نے وصول کی ہے +

ملک چین میں ۳۰۰۰ میل ریلوے جس میں سے صرف ۱۹۳۰ میل چینیوں نے بنائی ہے اور باقی ماندہ مندرجہ ذیل طاقتوں نے بنوائی ہے - روس نے ۱۰۰۷ میل بیلجیئم نے ۹۰۳ میل جاپانیوں نے ۷۰۲ میل جرمنس نے ۸۴۰ میل انگریزوں نے ۷۰۰ میل - اور فرنچ نے ۳۰۰ میل اور جب وہ تمام ریلوے کا کام جو ابھی شروع ہے ختم ہوگا تو کل ریلوے ۰۰۰،۰۰ میل ہو جائیگی +

ناظرین اخبار کو یاد ہوگا کہ ملک سپین میں سرکار کی طرف سے غیر رومن کیتھلکس کو مذہبی آزادی دی جو اس سے پیشتر حاصل نہ تھی (منائیت کی گئی) - جس پر رومن کیتھلکس لوگ بہت غصہ ہیں - چند روز ہوئے کہ وزیر اعظم نے ورس میں کہا کہ اگر سرکار مددگار رہے تو کوئی خطرے کی بات نہیں ہے چاہے رومن کیتھلکس کچھ کہیں +

جنوب ہند میں ردیاپورم کے ایک پارسی شوالے کو مخصوص کرنے کے واسطے بڑی تیاریاں ہو رہی ہیں - پارسیوں میں ایک عجیب طریقہ ہے کہ چھوٹے سے لیکر بڑے تک سب کے مکانوں سے آگ جس کی پوجا وہ کرتے ہیں جمع کی جاتی ہے جس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ تمام آگ ایک ہی رتبہ کی ہے چاہے وہ بڑے آدمی کے گھر کی ہو یا چھوٹے آدمی کے - اس طریقے کے مطابق مدراس کے چیف جسٹس سر ارنلڈ وایٹ لفٹننٹ کرنل پلیس اور دیگر بہت سے امیر و غریب لوگوں کے مکانوں سے آگ جمع کی گئی تاکہ شوالے کی مخصوصیت پورے طور سے ہو۔

ماہ اگست ۳ کو وہ شخص جو کہ انگلستان سے اپنی بیوی کو مار کر ایک دوسری عورت کے ساتھ جہاز پر سوار ہو کر امریکہ کے واسطے روانہ ہو گیا تھا اب جہاز پر گرفتار ہو گیا ہے - جبکہ تو حضرت نے خوب بدل رکھا تھا لیکن چور کی چوری کہاں چھپتی ہے کپتان جہاز نے اس مرد اور عورت کو تب گرفتار کیا جب کسی طرح کا شک باقی نہ رہا نقلی پیشانی وغیرہ پر تو جہاز والوں کو شک پڑتا تھا لیکن اسکے علاوہ ہوشیار کپتان نے ایک اور بات پکڑی - آپ نے ایک قصہ بیان کیا جس سے مجرم ہنس پڑا اور اپنے نقلی دانت دکھلا دیئے گرفتار ہونے پر کریپن بہت خاموش رہا لیکن مس لیوی زار زار رونے لگی - اب وہ ڈاکٹر کے علاج میں ہے اور عورت کی پوشاک پہن اختیار کرلی ہے - یہ دونوں مجرم انگلستان کو واپس بھیجے جاوینگے - از کوکب

لندن کی ایک دوکان میں برقی تار کے شعلے سے چند اشیاء میں آگ لگ گئی جس سے تمام دوکان جل گئی حادثے کے وقت دوکان میں گاہک بھرے ہوئے تھے اور سب کے سب بہت گڑبڑی سے بھاگے - تین ملازمین دوکان اور دو گاہکوں کی لاشیں نکالی گئیں +

لیسٹے کے قصبہ لال گنج میں ایک کشتی دریا میں اولٹ گئی اور قریب ۷۵ آدمی غرق ہو گئے +

میسور گورنمنٹ کے ذخیرہ چوب صندل میں عظیم چوری ہوئی - پانچ ٹن لکڑی گم ہو گئی ہے +

علم نجوم کی ترقی کے لئے کلکتہ میں ایک سوسائٹی قائم کی گئی ہے - ۷۵ ممبر رجسٹر کئے گئے ۱۰ روپیہ سالانہ فیس ہے

چلتے ٹرین پر بنگالی لیڈی کے لوٹنے اس کے بچوں کو باہر پھینکنے والا چار و چند نام بنگالی نکلا + بنگالی لیڈی بچ گئی اس نے اپنی حقیقت کے اظہار دے تینوں معصوم دختر بھی بچ گئی ہیں +

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیحی حق حقوق

انسان کائنات و موجودات میں سے جس کو خدا نے خلق کیا ہی سب سے برتر اور افضل ہی اور اس وجہ سے اُس کا درجہ اعلیٰ ہے اور اُسکو تمام دیگر مخلوقات پر شرف حاصل ہے بلکہ کلام آلہی بائبل کے مطالعہ سے جو خدا کی جانب سے الہامی کتاب ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے انسان کو تمام مخلوقات میں سے سرفراز فرما کر اُس کو سب کا سردار اور فرمانروا فرمایا اور سب چیزوں پر اُسکو سرداری کرنیکا شرف عطا کیا تھا۔ پر ہائے افسوس کہ بسبب حکم عدولی اور سرکشی اور بغاوت کے وہ تمام ماجرا درہم برہم ہوگیا جسکی وجہ سے تمام معاملہ اُلٹ پلٹ نظر آتا ہے اور وہ تمام حق حقوق جو انسان کو حاصل تھے زایل ہو گئے اور انسان کے دکھ مصیبت اور قسم قسم کے وبال لگ گئے بلکہ یہ سب گناہ و برگشتگی کے عنواع و اقسام کی بلائیں اس پر نازل ہو گئیں اور انسان کی حالت زار ہو گئی بلکہ اُس کے چاروں طرف کا نظارہ اُسکے لئے جانکاہ ہوگیا۔ ہمارا ارادہ ہے کہ مسلسل اس مضمون میں واضح طور سے بیان کیا جاوے کہ کیونکر انسان نے اپنے حق جو اُسکو ایسے صاحب نطق ہونے کی وجہ سے حاصل تھے کھو دیئے اور پھر وہ حق حقوق از نو اس کو کس وجہ سے حاصل ہو سکتے ہیں یعنے دوسرے لفظوں میں انسان کی برگشتگی اور بحالی کا دلکش بیان معہ اس کے نتایج کے ناظرین پر روشن کرینگے اور دکھلائیں گے کہ مسیحی ہونے سے وہ تمام زایل ہوئے ہوئے حق حقوق انسانکو ازسرنو حاصل ہو سکتے ہیں۔

یونائیٹڈ پریسبیٹرین چرچ شمالی امریکہ کی سینیڈ پنجاب کی اٹھاہویں اجلاس کی کارروائی کی رپورٹ بمقام راولپنڈی جو چند ماہ ہوئے منعقد ہوئی تھی ہمارے پاس بھیجی گئی ہے جسکو پڑھکر ہم کو جس خوشی ہوئی ہے کہ مشن مذکور کی طرف سے جو کام پنجاب میں ہو رہا ہے اُس میں خاطر خواہ ترقی ہے۔ اور اس رپورٹ میں "دینی حالات کلیسیا متعلقہ یوپی مشن سینیڈ پنجاب" کا جو مضمون درج ہوا ہے وہ نہایت دلچسپ اور قابل غور ہے جو حُسن ترتیب اس میں دکھلایا گیا ہے اور ہر ایک پہلو پر نظر ڈالکر اُس کی خوبی اور نقص جو دکھلائے گئے ہیں اور جو تحریک اُس کی نسبت گئی ہے وہ اسبات کو بخوبی ظاہر کرتی ہے کہ جو کمیٹی اس رپورٹ کو لکھنے کے لئے مقرر ہوئی تھی اُس نے آنکھیں کھولکر اور مشن کے تمام کاموں پر نظر ڈالکر ہر ایک طور سے غور و فکر کیا ہے نہ صرف یہ رپورٹ اُس ہی مشن کے ممبروں کے غور کے لئے مفید ہے بلکہ دیگر تمام مشنوں کے غور کے لائق ہی جو ملک پنجاب میں خدمت کرتی ہیں اس لئے ہم اس رپورٹ کو بجنسہ کسی نمبر میں درج کرینگے۔

کل سات اجلاس اس سینیڈ کے ہوئے جن میں نہایت عمدہ تجاویز سوچی گئی اور اعلیٰ انتظام عمل میں آئے۔ ایک اپیل بھی سنی گئی۔ چندے کی طرف بہت توجہ کی گئی۔

غرضیکہ تمام قسم کے ضروری اور مفید کام اس جلسے میں سوچے گئے اور منظور کئے گئے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس مشن کے تمام کاموں اور خدمتوں پر ترقی بخشے۔

ریویوز

"Methods of Evangelistic work among Muslims."

یعنے اہل اسلام میں بشارت دینے کے طریقے

اس نام کی کتاب انگریزی زبان میں ہمارے بزرگ جناب پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ایم۔ اے۔ ڈی۔ ڈی کی تصنیف ہے جس میں صاحب موصوف نے نہایت عالمانہ طور سے اسلام کی حقیقت کو مختصر بیان سے بخوبی روشن کر دیا ہے۔ اور مسلمانوں میں بشارت دینے کے عمدہ عمدہ طریقے بیان کئے ہیں۔ اور خاص خاص مضامین پر زور دیا ہے جو اہل اسلام کے غور کے لئے پیش کرنے چاہئیں۔ اہل اسلام کے مطالعہ کے لئے بہت سی مفید کتابیں بھی بتلائی ہیں جنکو منگوا کر مسلمانوں کو غور و مطالعہ کرنا چاہیے اس لئے کہ صاحب موصوف دین اسلام سے بڑے واقف اور بہت سی کتابیں بھی لکھ چکے ہیں اور ایک نہایت عمدہ قرآن کی تفسیر بھی تصنیف کر چکے ہیں اس لئے صاحب موصوف کے خیالات نہایت وسیع ہیں اور اُن کا تجربہ نہایت بڑھا ہوا ہے اس لئے یہ کتاب نہایت غور کے لائق ہے اور اُن کے لئے جو اہل اسلام میں بشارت کی خدمت کرتے ہیں۔ یہ کتاب نہایت مفید ہی۔ کرسچین ٹریکٹ سوسائٹی لاہور سے یہ کتاب ۱۲ر قیمت پر مل سکتی ہی۔ اس کتاب کا کاغذ اور چھپائی بہت عمدہ ہے۔

دعا کے ذریعے بیماروں کے اچھے ہونیکی

تیسری کتاب ۔ اس نام کی کتاب مسٹر وارث الدین صاحب نے شایع کروائی ہے۔ جس میں انہوں نے اپنی ڈائری سنہ ۱۹۰۹ء کے واقعات اقتباسات کئے ہیں۔ اور خطوط کے خلاصے درج کئے ہیں۔ اور گذشتہ سالوں کا سال موجودہ سے مقابلہ کیا ہے اور ترقی دکھلائی ہے۔ اور آخرکار چند آیتیں دی ہیں بعض صاحبان کے نام بھی بتلائے ہیں۔ جو اس قسم کی دعاؤں سے علاج کا عمل کر رہے ہیں معلوم ہوتا ہی کہ لوگ اس عمل میں حصہ لے رہے ہیں اور اُنکی دعائیں بیماروں کے حق میں مستجاب ہوتی ہیں یہ کچھ تعجب کی بات نہیں ہی۔ پر ایسے کاموں کی نسبت ہمارا اعتقاد ہے کہ ایمانداروں کے لئے سب کچھ ہو سکتا ہے پر خدا ونمائش کرکے مدح نہیں دیتا اور ایسا دعویٰ کرنے والوں میں خودی کی بو کوئی نیک نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔ بلکہ ان کی صداقت میں شک کا امکان زیادہ نظر آتا ہے خیر اس امر میں اختلاف رائے ضرور ہے۔ اس کتاب کی ضخامت ۱۱۲ صفحوں کی ہے اور قیمت صرف ۲ر ۲ پائی رکھی گئی ہے۔ جو مصنف سے از مقام کلارک آباد ضلع لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہی۔

آریہ گزٹ اور ہم

ہمارا ہمعصر جیسا کہ اُس کے نام سے روشن ہے آریہ مذہب کا ایک مشہور آرگن ہے جو لاہور شہر سے ہفتہ وار شایع ہوتا ہے اور اکثر اُس کے مضامین وید کی عظمت اور آریوں کی قدیم سے سب سے اعلیٰ اور افضل قوم ہونے کے فخر سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس کا کوئی اشاعت ان دو باتوں کے بیان سے کبھی خالی نہیں دیکھا عجیب عجیب مضامین انواع و اقسام کی رنگت میں نئی روشنی کی باتوں کے اعلیٰ ملمع کیساتھ جلوہ گر کئے جاتے ہیں اور سب سے جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا آریوں کی بزرگی اور برتری ظاہر کرنا مدنظر ہوتا ہے چنانچہ ۲۸ جولائی ۱۹۱۰ء کے پرچے میں ہی دیکھ لو "مذہبوں کی دوڑ" کے عنوان سے ایک آرٹیکل شایع ہوا ہے جس میں آریہ مذہب اور وید کو سب سے اونچا آسمان کی چوٹی تک چڑھا دیا ہے اور دوسرے مذاہب کو نیچے اور بے حقیقت ظاہر کیا گیا ہے۔ مگر ان باتوں کو چھوڑ کر ہم اپنی نسبت کچھ لکھنا چاہتے ہیں کہ آریہ گزٹ کا ہمارے ساتھ کیا تعلق اور عیسائی مذہب سے کیا اُنس ہے۔ جسکے سبب سے اُنکی قلم گاہے گاہے اُٹھا کرتی ہے۔

مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۱۰ء کے پرچہ صفحہ ۸ میں "ہمارا پورانا نور افشاں" کے ہیڈنگ سے ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں جسکو ہم ذیل میں اُسکے فقروں کو معہ جواب کے درج اخبار کرتے ہیں "نور افشاں کو اپنا نور کیسے بنا خالیہ رات کو نیند نہیں پڑتی" سچ ہے اور بالکل سچ ہے۔ اگرچہ ایڈیٹر صاحب نے یہ فقرہ بطور طنز کے لکھا ہے مگر اصل حال تو یہی ہے اور چین اور نیند کس طرح پڑے؟ جس حال میں کہ ہشیار لوگ اسکے ارد گرد ہلاک ہو رہے ہیں اور غلط راہ پر چلکر دوزخ کے خطرناک گڑھے میں گر رہے ہیں بلکہ خوفناک آگ کنڈ کی طرف جلدی کر رہے ہیں جیکہ غلط اور خطرناک تعلیم کے بھرے ہوئے اخبار اسکے بالمقابل اپنے دقیانوسی خیالات سے تاریکی اور اندھیرا پھیلا رہے ہیں۔ تو اس حال میں نور افشاں کس طرح سے سو سکتا ہے؟

باقی آئندہ۔

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول:۔ یہ فقرہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ کس طرح سے رسول کی معصیت سے انکو شکست کا منہہ دکھایا۔ لڑائی میں دونوں باتیں ہوا کرتی ہیں کبھی فتح اور کبھی شکست لیکن یہ ایک عجیب شکست تھی جو بانی اسلام کی معصیت کے سبب ہوئی! افسوس کہ اپنے دل کی خیالی باتوں کو خدا کی طرف لگانا اور اُن کو رنگ دیکر خدا کی طرف سے سمجھنا کیسی عقل کی کھیل ہے۔

قولہ:۔ آپ نے مدینے سے نکلنے سے پہلے اپنے اصحاب کو اپنا رؤیا سُنایا۔ آپ نے دیکھا کہ آپ زرہ پہنے ہوئے ہیں اور ایک مینڈھے پر سوار ہیں۔ آپ کی تلوار نوک کے پاس سے ٹوٹ گئی۔ مگر دوبارہ جلدی درست ہو گئی۔ اور آپ کی آنکھوں کے سامنے ایک بیل ذبح کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تلوار ٹوٹنے سے مراد ہے کہ مجھے کچھ نقصان پہونچیگا۔ بیل ذبح ہونے سے میری جماعت کے بعض افراد کا شہید ہونا مراد ہے۔ مینڈھے پر سوار ہونا دشمن میں خونریزی ظاہر کرتا ہے اور زرہ سے مراد مدینہ ہے۔ جو محفوظ رہیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اقول:۔ خوب یاد رکھنا چاہئیے کہ اکثر حضرت کا طریقہ تھا کہ نہایت دانائی سے حسب موقعہ لوگوں کو لڑائی کے وقت ایسی ہی باتوں کو لڑائی پر آمادہ اور تیار کر لیا کرتے تھے۔ کیونکہ عرب کے خونخوار لوگوں کی طبیعتوں اور مزاج سے آپ خوب واقف ہو گئے تھے۔ اور اس لئے عین موقعہ پر انکو ایسی باتوں سے فوراً تیار کر لیتے تھے۔ یہ ہی تو بڑی حکمت عملی تھی جس کے وسیلے سے فتح پر فتح ہوتی اور لوگ آپ کے حوصلوں کو دیکھکر دنگ رہ جاتے۔ اور دشمن بیدل ہو کر شکست پاتے تھے۔

قولہ:۔ اُسی جگہ کے لوگوں نے مکہ والوں کو ملامت کرتے وقت کہا۔ لا محمداً قتلتم ولا الکواعب اردفتم بئس ما صنعتم ارجعوا۔ یعنے تم نے نہ تو محمد کو قتل کیا نہ اُن کی کنواری عورتیں تم لوٹکر چڑھا لائے۔ تم نے بُرا کام کیا۔ پھر لوٹکر لڑائی کرو۔ ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ عرب کے قبایل کو قریش کی طرح مسلمانوں کیساتھ کس قدر عناد تھا۔ اور وہ مسلمانوں کی تباہی کو کیونکر چاہتے تھے۔ اُن کو اسلام کے ساتھ اس قدر بغض تھا کہ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل اور مسلمانوں کی عورتوں کو لوٹ کر لیجانے کے کسی بات پر راضی نہیں ہو سکتے تھے۔

اقول۔ کیا ایسا ہی سلوک مسلمان بھی اُن کے ساتھ نہ کرتے تھے۔ یہ تو اُنکی کارروائیوں کا جواب تھا۔ بلکہ لوٹ مار تو اس وقت عرب کی تمام اقوام کا پیشہ ہی تھا۔ اس امر میں ہم کس کی تعریف کریں اور کس کو لازم ٹھہرائیں۔ کیونکہ تمام قومیں برابر ایک دوسرے کے برخلاف لوٹ کھسوٹ پر تُلی ہوئی تھیں۔ چنانچہ اس کا نقشہ بڑی عمدگی سے تواریخ سے اُتر سکتا ہے۔ اور عرب کی تواریخ کے پڑھنے والوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ لیکن خاص طور سے ان قوموں کو قصوروار گردانتا اور آپ اُن سے الگ ٹھہرنا اہل اسلام کی ہوشیاری اور چالاکی پر دلالت کرتا ہے۔

قولہ۔ حمراء الاسد مدینہ سے صرف آٹھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ جب مسلمانوں کے ایسے جانی دشمن ان کے قرب و جوار میں رہتے تھے تو پھر کس طرح ممکن تھا کہ مسلمان اپنی حفاظت کا سامان کرنے کے بغیر ان خونی دشمنوں کے درمیان امن سے زندگی بسر کر سکتے؟

اقول:۔ ہم تو یہ بات مانتے ہیں کہ جب دوسری قومیں مار دھاڑ کرتی اور لوٹتی تھیں تو اُن کے مقابلے کے لئے مسلمانوں کو بھی اُنکا پیچھا کرنا اور اُنکو لوٹنا پڑتا تھا۔ لیکن پھر ہم اس بات سے انکار کرنا کیا معنے رکھتا ہے کہ وہ مثل دوسری قوموں کے جنگ و لوٹ میں حصہ لیتے تھے اور کیوں ناحق اس فعل کو مذہبی رنگ دیکر اس تصور کو جو دراصل جبر و ظلم کہلانے کے لائق ہے اُسکا اظہار کی کوشش

[illegible]

اقتباس

بائبل اور نظم :- بائبل کی عمدہ اور اعلیٰ تعلیم کو دنیا کے بڑے بڑے مشہور و معروف شاعروں نے اپنی دلچسپ اور شاعری کی فریفتہ کرنے والی اوامیں کثرت سے استعمال کیا ہے۔ جیسو ملٹن اور کوپر کی مشہور تصنیفات میں بیبیری پڑی ہے۔ اسکے اعلیٰ اور آسمانی خیالوں نے ان کے دماغونکو بڑی خوبی کیساتھ موثر کیا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ دیگر مشہور و معروف مثلاً میکائیل انگلو جیسوں نے دستکاری کے کمال بھی اس سے ایسے نکلے ہیں جس سے آرکیٹکچر اور کرسچن آرٹ کا لوہا مانا جاتا ہے۔ بلکہ علم کے بڑے میدان میں کوئی بھی مضمون ایسا نہیں ہے کہ جس کی نسبت بائبل کا کچھ نہ کچھ بیان قابل اقتباس نہ ہو اسلئے دنیا کے بڑے بڑے مشہور اور نامی گرامی شاعروں نے اپنی نادر تصنیفات میں بائبل کو بڑی خوبی سے ظاہر کیا ہے اور اگر اُن میں سے بائبل کی تمام باتوں کو نکالنا چاہو تو پیچھے کچھ بھی باقی نہیں رہیگا یہ باتیں تعلیم یافتہ گروہ کیلئے خاص غور و فکر کے لائق ہیں (ڈفا کو بیرٹی)

مفسدانہ جلسوں کا قانون تین سال مزید کے لئے نہیں بلکہ صرف پانچ ماہ کے لئے توسیع کرنا منظور ہے۔

کشمیر میں ۴ جون سے ۵ جولائی تک تین یورپین ۲، ۵ دیسی ہیضہ سے مرگئے ہیں نقش ناگہ میں زور ہے۔

بھکر کے شاہ عالم کو اپنی جورو اور آ سکے آشنا کے قتل کے ڈبل جرم میں سشن کیمبل پور سے پھانسی کا حکم ہوا۔

بمبئی کے دیسی بستی میں ایک چہ منزلہ مکان آگ سے جلکر راکھ ہوگیا۔ گیارہ انسانی جانیں کباب ہوگئیں۔

اس مکان کی مالک ایک بیوہ تھی وہ بھی جل مری اُسنے ۴ہم ہزار کے عوض میں مکان گرو رکھا تھا۔

مراسلات

ارکان ستہ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود برحق سوخدا کے اور تحقیق تو رسول اللہ کا ہے پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو اُس کے سر کے پاس سے اُٹھادو اور اپنے بھائی کے کام والی ہوجاؤ۔ ظفر المبین حصہ دوم صفحہ ۱۹۲

اس حدیث میں حضرت کی کے ہاتھ اسباب کو ثابت کرنے کا کہ میری پیشینگوئیاں توریت میں فلاں فلاں موجود ہیں۔ عمدہ موقعہ ہاتھ لگا تھا مگر افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ راوی نے مدعی نبوت کو سائل بناکر توریت پڑھنے والوں سے اپنی صفت و نعت دریافت کرتے ہوئے دکھایا۔ پر ایک لفظ بھی آپ کی زبانی ایسا نہ پیش کیا کہ جس میں حضرت کی مدعی نبوت ہو کر یہ ظاہر کرتے ہوں کہ میری بابت توریت میں فلاں فلاں نبوت پائی جاتی ہے۔ اور جب آپ کو یہودی سے کورا جواب ملا تو اپنے خادم کی تائید و تصدیق پر اکتفا کر کے آپ نے تسلی زبانی۔ غرضیکہ آپ نے اس موقعہ پر بھی توریت سے کام نہ لیا۔

پھر ایک اور قسم کے آپ کے اصحاب تھے جو مثل سلمان بائبل کو جانتے تھے۔ سلمان کے حق میں لکھا ہے:-

وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مظاہر الحق جلد چہارم کا تتمہ صفحہ ۱۹۰

ایسے اصحاب کا بیان یہ ہے:-

وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَحِرْزًا لِلْاُمِّيِّينَ اَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَقُولُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَاٰذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا الخ۔

ترجمہ

اور روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہا انہوں نے کہ ملا میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا میں نے مجھکو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض صفتوں کی تورات سے جو مذکور ہیں اُس میں۔ **ف** - ظاہر ہے۔ عبد اللہ بن عمرو نے توریت پڑھی ہو یا آنحضرت سے یا بعضے اہل الکتاب سے جو ایمان لائے تھے سُنی ہو اور عبد اللہ بن عمرو تھے۔ اہل علم و کتاب سے کہ عالم تھے اگلی کتابوں کے اور پڑھی تھیں وہ۔ اور لکھتے تھے آنحضرت کی حدیثیں اور یہ بھی کثیر الاحادیث ہیں۔ جیسے ابو ہریرہ۔ کہا عبد اللہ بن عمرو نے ہاں خبر دیتا ہوں تجھکو آنحضرت کی صفت کی جو توریت میں ہے۔ خدا کی قسم بے شک وصف کئے گئے ہیں آنحضرت توریت میں ساتھ بعض صفتوں اپنی کے جو مذکور ہیں قرآن میں اس آیت میں۔ اے نبی تحقیق بھیجا ہم نے تجھکو شاہد امت کے احوال پر خوشخبری دینے والا فرمانبرداروں کو ثواب کی اور ڈرانیوالا گنہگاروں کو عذاب سے اور پناہ واسطے امیوں کے تو بندہ خاص ہے میرا اے محمد کہ بندگی خاص کی حقیقت میں کوئی تیرا شریک نہیں اور رسول ہے میرا اور میں نے تیرا نام رکھا ہے متوکل کہ سب کاروبار اپنے تو نے مجھے سونپے اور اصلا اپنے زور و طاقت پر بھروسہ نہ کیا ایسا متوکل کہ نہیں بدخو اور نہ سخت گو۔ یا سخت دل اور نہ غل مچانیوالا بازاروں میں۔ باقی آئیندہ

ویدوں کی اصل

پرجاپتی نے لوکوں (عالموں) کو تپایا۔ اُن تپے ہوئے (عالموں) کے رس نکالے۔ اگنی کو پرتھوی سے وایو کو انترکش (فضا) سے آدتیہ (سورج) کو آسمان سے۔

اس نے ان تینوں دیوتاؤں کو تپایا۔ اُن تپے ہوئے (دیوتاؤں) کے رس نکالے۔ اگنی سے رچیہ۔ وایو سے یجو۔ ادتیہ سے سام۔ اس نے ان تینوں ودیاؤں کو تپایا۔ ان تپی ہوئی (ودیاؤں) کے رس نکالے رچاؤں سے بھُو۔ یجوں سے بھُوو۔ ساموں سے سوہ۔ چھاندوگیہ اُپنیشد ۴ : ۱۷ ؛ ۱ - ۳

اس اقتباس سے ذیل کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

(۱) رگ یجو۔ سام تینوں وید اگنی۔ وایو۔ آدتیہ تین دیوتاؤں کے رس یعنی عرق ہیں۔ ان تین دیوتاؤں سے تینوں وید بطور عرق کے نکالے گئے تینوں دیوتاؤں میں تینوں وید ڈالے نہیں گئے نہ تینوں دیوتاؤں کو تینوں وید سکھائے گئے۔ تینوں دیوتا تینوں وید ونکے مخرج ہیں نہ تینوں دیوتا تینوں ویدوں کے مدخل۔

(۲) اگنی وایو۔ آدتیہ تینوں یہاں بہت صفائی کیساتھ دیوتے کہلائے۔ ان کو انسان یا رشی سمجھنا نہ چاہئے۔

(۳) ان تینوں دیوتاؤں میں سے ایک یعنی اگنی تو پرتھوی کا رس ہے۔ دوسرا وایو فضا کا رس ہے۔ تیسرا آدتیہ آکاش کا رس ہے۔

(۴) جس حال تینوں دیوتا تینوں عالموں سے بطور رس کے نکالے گئے تو ان دیوتاؤں کے وجود سے پیشتر ان عالموں کا موجود ہونا لازم و ملزوم ہے۔

(۵) پیدائش کے سلسلہ میں پہلے تینوں عالم۔ پھر تینوں دیوتا پھر تینوں وید۔ پھر بھُو۔ بھُوو۔ سوہ تینوں پاک الفاظ ہیں۔

(۶) ان سب کا بانی پرجاپتی ہے۔

(۷) یہاں چوتھے وید اتھروید کا نام نہیں اور نہ اُسکے مخرج کا ذکر ہے۔

سوامی دیانند سرسوتی نے چھاندوگیہ اپنشد کے ان منتروں کو اور ان کا اقتباس نہیں کیا کیونکہ ان میں اگنی وایو اور آدتیہ صاف دیوتا کہلاتے ہیں۔ سوامی جی نے ان کے عوض شت پتھ براہمن سے ذیل کا منتر اقتباس کیا۔ کیونکہ وہاں پر ان تینوں کا لقب دیوتا لکھنے میں نہیں آیا۔*

دیکھو شت پتھ براہمن کانڈ ۱۱ - پرپاٹھک ۴ - براہمن ۲ - کنڈکا ۳ - اس کے معنے یہ ہیں۔

اُس نے ان تینوں جوتیوں کو تپایا۔ اُن تپی ہوئی (جوتیوں) سے تین وید پیدا ہوئے۔ اگنی سے رگ وید۔ وایو سے یجروید۔ سورج سے سام وید۔ اصل شت پتھ براہمن کے ملاحظہ کرنے سے ہم کو معلوم ہوا کہ یہاں بھی وہی کیفیت ہے جو چھاندوگیہ اپنشد کے اقتباس شدہ منتروں میں مرقوم ہے یعنے سوامی جی کے اقتباس شدہ منتر کے اگلے منتروں میں پرجاپتی سے تین عالموں کے پیدا کئے جانے۔ اُن عالموں کو تپا کے اُن سے اگنی وایو اور سورج کو نکالنے اور پچھلے منتر میں تینوں ویدوں کو تپا کر بھُو۔ بھُوو۔ سوہ تین پاک الفاظ کے نکالنے کا ذکر ہے۔ دونوں بیانات کی عبارت بھی قریباً یکساں ہے۔ سو یہاں پر شت پتھ کے منتروں کے اقتباس کی بہت ضرورت نہیں۔ دونوں بیانوں میں محض اتنا فرق ہے کہ اگنی۔ وایو اور سورج (عُرف آدتیہ) چھاندوگیہ میں دیوتا پر شت پتھ میں جوتی کہلائے گئے۔

سوامی جی ستیارتھ پرکاش میں شت پتھ براہمن کے اقتباس شدہ منتر کا یوں ترجمہ کرتے ہیں "پرتھم سرشٹی کی آدی میں پرماتما نے اگنی وایو۔ آدتیہ۔ تتھا انگرا ان رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کا پرکاش کیا۔"

*فٹ نوٹ۔ چونکہ ہمارے یہاں سنسکرت لکھنے والا کاتب نہیں ہے اور جو پہلے بھی سنسکرت لکھی جا چکی ہے وہ غلط اور نہایت بغلطوج ہوئی ہے۔ لہذا صاحب مصنف کی رضامندی سے یہ امر فیصلہ ہوا ہے کہ جب یہ مضمون رسالہ کی صورت میں شائع ہوگا تو اُس وقت سنسکرت بھی شائع کی جاویگی۔ فی الحال اس کا درج کرنا ملتوی رکھا گیا ہے۔ ایڈیٹر۔

وششٹ

سات سو نو جنم لینگے تاکہ جو کپڑے موروں نے پہنے ہیں وہ بھی پہنیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کتوں کے گوشت سے وہ اپنا پیٹ بھرینگے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وغیرہ غالباً یہی وجہ مخالفت کی تھی جس کے سبب سے وشوامتر نے کلماش پاد کو جبکہ وہ راکشش کے اثر میں تھا انکو کھا جانیکی ترغیب دی تھی اور اُس نے انکو کھا لیا۔

یہ رشی بڑا طاقتور تھا کوئی شخص بلکہ دیوتا بھی اُس کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے۔ اُس نے اپنی خواہش اور غصہ کو مار ہوا تھا وہ ایسا صابر تھا کہ اپنے دشمنوں سے انتقام نہ لیتا تھا۔ اگرچہ وہ بڑا طاقتور تھا تو بھی اپنے آپ کو کمزور کر دکھایا۔ جس طرح سمندر اپنے ساحل سے باہر نہیں جاتا۔ اسی طرح اُس نے اپنے بیٹوں کو یم لوک سے واپس لانے کے لئے یم کے قانون کی خلاف ورزی نہ کی۔ اُس کی صلاح اور مشورت سے اجو و صیا کے اکشواکو راجہ تمام دنیا کے مالک بن گئے تھے۔ اور چونکہ وہ اُن کا پروہت تھا اس لئے اُسکی زیر نگرانی اور ہدایت کے مطابق اُنہوں نے بڑے بڑے یگ کئے (آدی پرب ۱۷۷ ؛ ۵ سے ۱۱) اُسکے یہ خصائل اُسکی سوانح عمری سے بخوبی واضح ہیں۔ چنانچہ جب وشوامتر نے اسے بھی گائے کے لئے وششٹ کے ساتھ جنگ کی اور وششٹ نے فتح پائی (دیکھو وشوامتر کے بیان میں) اور جب ترشنکو نے یگ کرنے کے لئے وششٹ کے سو بیٹوں سے درخواست کی اور اُنہوں نے انکار کیا۔ اس لئے وشوامتر نے انکو سراپ دیا اور پھر کلماش پاد کو ان کے کھا لینے کی ترغیب دی اور وہ انکو کھا بھی گیا تو اس نے وشوامتر کو کچھ نہ کہا۔ بلکہ راجہ کلماش پاد کو سراپ سے چھڑا کر اُس کو اس کی اصلی حالت پر بحال کر دیا۔ (مہابھارت آدی پرب ۱۷۸ ؛ ۱۵ سے ۴۲۔ ۱۷۹ ؛ ۲۵ سے (۳) ان تمام ماجروں سے واقف ہو کر اور بار غم سے دبکر چاہا کہ خودکشی کرے اور مر جائے۔

(باقی آئندہ)

کیا تم بچ گئے ہو؟

دنیا میں سب سے بڑا سوال یہ ہے "کیا تم بچ گئے ہو۔ اور کیا تم کو اس کا یقین ہے"؟ بائبل فرماتی ہے تم جانو کہ ہمیشہ کی زندگی تمہاری ہے ایوحنا ۵: ۱۳۔ وہ یہ نہیں کہتی کہ تم یہ اُمید کر سکتے ہو کہ وہ موت کے بعد تم کو ملیگی۔ بلکہ یہ کہ تم بالتخصیص جان لو کہ ابھی یہاں وہ تم کو ملی ہے۔ کیا تم اُسکو جانتے ہو؟ اگر نہیں تو آج ہی تم کو اُس کا یقین ہو سکتا ہے۔ ہر چند کہ بائبل کہتی ہے کہ ہم جان سکتے ہیں کہ ہم بچ گئے ہیں۔ تاہم اس کا قول یہی ہے کہ بہتیرے جن کا خیال تھا کہ اُن کا حال بہت درست ہے متحیر ہونگے کہ وہ ہلاک ہو گئے۔ اُس دن بہتیرے مجھے کہینگے "اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی۔ دیوں کو نہیں نکالا۔ اور تیرے نام سے بہت سی کرامات ظاہر نہیں کیں؟ اور اس وقت میں ان سے صاف کہونگا میں کبھی تم سے واقف نہ تھا"۔ وہ کہتا ہے نہ کہ تھوڑے بلکہ بہتیرے کہینگے "ہم نے نبوت نہیں کی" یعنے تیرے نام کی منادی نہیں کی؟ کیا ہم بھی کار گذار نہ تھے؟ پر وہ کہیگا میں کبھی تم سے واقف نہ تھا"۔ کیا ہم نے بہت سے کام نہیں کئے تھے؟ کیا ہم گرجے گھر نہیں گئے بپتسمہ اور عشا نہیں لی؟ اور چندہ نہیں دیا؟ لیکن اس کا جواب یہ ہوگا "میں تم سے کبھی واقف نہ تھا۔ جب تک کہ انسان از سر نو پیدا نہ ہو۔ روح سے پیدا نہ ہو۔ اُس نے خدا سے ایک نئی زندگی اور ایک نئی ذات پائی نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت کو نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ اس میں داخل ہو سکتا ہے۔ کیا تم از سر نو پیدا ہوئے ہو؟ کیا تم حقیقی مسیحی ہو یا صرف نام کے؟ کیا تم نجات پا چکے ہو؟ کیا تمہیں اسکی نسبت خاطر جمعی ہے؟ اگر تم خاطر جمع ہوا چاہتے ہو تو تین طریقے ہیں جن سے تم اپنی زندگی کی جانچ کر سکتے ہو۔ تین گواہ ہیں جو کہ تمہارے موافق یا تمہارے خلاف شہادت دینگے۔ اپنی زندگی کو ایک ایک سے جانچو۔ اور دیکھو کہ تم بچ گئے ہو یا نہیں۔

۱۔ روح کی گواہی۔

وہی روح ہماری روح کیساتھ گواہی دیتی ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہیں۔ رومیوں ۸: ۱۶ کیا روح القدس تمہارے دل میں تم کو بتلاتی ہے کہ تم خدا کے فرزند ہو؟ کیا اُس نے تمہارے دل میں خدا کی محبت کثرت سے جاری کی ہے یسوع کو تم پر ایک زندہ اور دید نور حقیقت ظاہر کیا ہے۔ اور تمہاری روح کے اندر ایک نئی زندگی بھیجی ہے؟ جب تک کہ آدمی روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا تم روح سے پیدا ہوئے ہو؟ کیا تم نے زندہ روحانی زندگی کا باطنی تجربہ حاصل کیا ہے؟ کیا جس طرح تمکو جسمانی یا عقلی زندگی کا تجربہ ہے ویسے ہی صفائی کیساتھ روحانی زندگی کا دلی یا اندرونی تجربہ ہے؟ روح القدس کو پہلا گواہ بلا کر پوچھو کہ کیا تم بچ گئے ہو کیا روح پاک تمہارے موافق یا تمہارے خلاف گواہی دیتی ہے؟ کیا وہ تم کو بتاتی ہے کہ تم بچ گئے ہو؟ یا اب تک گنہگار ہو؟ دعا کرو اور آزماؤ۔

۲۔ تمہاری زندگی کی گواہی

تم اُنہیں ان کے پھلوں سے پہچانوگے۔ اچھا درخت بُرے پھل نہیں لاسکتا اور نہ بُرا درخت اچھے پھل لاسکتا ہے۔ ہر ایک درخت جو اچھے پھل نہیں لاتا کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ پس اُن کے پھلوں سے تم اُنہیں پہچانوگے۔ متی ۷: ۱۶-۲۰ اب ہم روح کی اندرونی گواہی سے ہٹکر تمہاری زندگی کی خارجی گواہی کی طرف متوجہ ہونگے۔ یعنے جڑ کو چھوڑ کے پھل پر۔ کیا تمہاری زندگی درست ہے؟ کیا تم سچے مسیحی کی طرح زندگی بسر کرتے ہو؟ اور دوسروں کے ساتھ تم کس طرح کا نمونہ پیش کرتے ہو۔ اپنی زندگی کو گلتیوں کے ۵ باب کی ۱۹ سے ۲۳ آیتوں سے جانچو۔ اس مقام پر ہم پاتے ہیں کہ "جسم کے کام" ناپاکی اور غرور ہیں جنکا اظہار رشک جلاپیاں وغیرہ میں ہوتا ہے۔ پر روح کے پھل محبت۔ خوشی۔ سلامتی صبر مہربانی نیکی ایمان فروتنی خود ضبطی ہیں؟

اب دیکھو تمہاری زندگی کیا جسم کے کاموں یعنے ناپاکی اور غرور میں گذرتی ہے۔ یا روح القدس میں ہو کے پاکیزگی اور محبت میں؟ کیا تمہاری زندگی نفسانی ہے یا روحانی؟ کیا تمہاری زندگی تمہارے موافق یا تمہارے خلاف گواہی دیتی ہے۔ کیا تم بچ گئے ہو یا ہلاک ہو گئے ہو؟

۳۔ خدا کے کلام کی گواہی۔

میں نے تم کو ہاں تم کو جو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتے ہو یہ باتیں لکھیں تاکہ جانو کہ ہمیشہ کی زندگی تم کو مل گئی ہے ایوحناہ ۵: ۱۳ خدا کا کلام تیسرا گواہ ہے جو حسبات کی شہادت دیگا کہ تم بچ گئے ہو یا نہیں۔ وہ ایک آئینہ ہے جس میں تم اپنی زندگی کو دیکھو۔ وہ ایک کسوٹی ہے جس پر تم اُس کو کسو یوحنا کے پہلے خط میں جو تین جانچیں بتلائی گئی ہیں۔ اُن سے دیکھو کہ تم بچ گئے ہو کہ نہیں۔

(۱) کیا تم راستبازی یا گناہ میں رہتے ہو؟ "جو کوئی راستبازی کرتا ہے سو راستباز ہے جیسا وہ راستباز ہے جو گناہ کرتا ہے وہ شیطان کا ہے۔ اس سے خدا کے فرزند اور شیطان کے فرزند ظاہر ہیں۔ جو راستبازی نہیں کرتا وہ خدا کا نہیں" خدا راستباز ہے اس کے فرزند بھی راستبازی کرینگے شیطان گنہگار ہے اُسکے فرزند گناہ کرینگے۔ تم کس کے فرزند ہو؟ کیا تم درست زندگی بسر کرتے ہو یا گناہ میں زندگی گذرانتے ہو؟

(۲) کیا تم خدا کے فرزندوں سے محبت رکھتے ہو یا نہیں "ہم تو جانتے ہیں کہ ہم موت سے گذر کر زندگی میں آتے ہیں کیونکہ ہم بھائیوں سے محبت رکھتے ہیں۔ جو اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتا موت میں رہتا ہے" ایوحنا ۳: ۱۴ خدا محبت ہے اسلئے خدا کے فرزند محبت کرینگے شیطان نفرت ہے اسلئے اس کے فرزند جھگڑینگے۔ مسیح کا حکم ہے "ایک دوسرے کو پیار کرو"۔ "جا اور اپنے بھائی سے میل کر"۔ "معاف کرو"۔ شیطان کا حکم ہے "ایک دوسرے سے لڑو" "میل کرنے مت جاؤ" "معاف مت کرو"۔ ان دونوں میں سے کس مالک کی فرمانبرداری تم کرتے ہو؟ کیا تمہارے دل میں جلن اور رشک ہے؟ کیا کوئی ایسا ہے جس سے تم بول چال نہیں رکھتے؟ اگر تم انسان کیساتھ دوست نہیں تم خدا کیساتھ دوست نہیں ہو سکتے۔ پہلے اپنے بھائی سے میل کرو۔ کیا تم حسبات کو جانتے ہو؟ کہ تم موت سے گذر کر زندگی میں آ گئے ہو اسلئے تم بھائیوں سے محبت رکھتے ہو؟

(۳) کیا تم خدا سے محبت رکھتے ہو یا دنیا سے؟ جو خدا سے پیدا ہوا ہے دنیا پر غالب آتا ہے۔ یعنے اگر تم بچ گئے ہو تو تم گناہ اور دنیا پر غالب ہو گئے۔ دنیا کیا ہے؟ وہ جسم کی شہوت۔ آنکھوں کی

کی بُری خواہش اور زندگی کا گھمنڈ۔ ۱ یوحنا ۲: ۱۶

۵۔ کیا تمہارا دل شہوت اور بُرے خیالات سے بھرا ہوا ہے؟ کیا تم خیال کرتے ہوئے تقریر کلام اور کام میں ناپاک ہو؟ دل کے پاک لوگ خدا کو دیکھتے ہیں۔ کیا تم اُسے دیکھتے ہو؟ کیا تمہاری آنکھیں شہوت سے پُر ہیں؟ جو کوئی شہوت کے ساتھ نگاہ ڈالتا ہے وہ اپنے دل میں زنا کر چکا۔ کیا تم زندگی کا غرور دولت کا گھمنڈ مرتبے کا غرور اور قومیت کے غرور سے بھرے ہو؟ الغرض کیا تم اُس گھمنڈ میں ناپاک اور دکھلاوٹ کی دنیا سے محبت رکھتے ہو؟ کیا تم خدا اور اُس کے کلام سے محبت رکھتے ہو اور دُعا میں اُس کے ساتھ بات چیت کرنا عزیز رکھتے ہو؟ یاد رکھو۔ اگر کوئی دنیا سے محبت رکھتا ہے تو باپ کی محبت اُس میں نہیں۔

اگر میں ان تینوں گواہوں کو اپنے موافق یا اپنے خلاف شہادت کے لئے طلب کروں تو کیا فیصلہ سُنایا جائیگا؟ (۱) کیا خدا کی روح میرے دل میں گواہی دیتی ہے کہ میں اُس کا فرزند ہوں؟ (۲) کیا میری زندگی ظاہر کرتی ہے کہ میں سچا مسیحی ہوں؟ (۳) خدا کے کلام کی شہادت کیا ہے میں راستبازی یا گناہ میں رہتا ہوں؟ کیا میرے دل میں مسیح کی محبت ہے کیا میں خدا سے یا اس گناہ آلودہ دنیا سے محبت رکھتا ہوں؟ کیا میں بچ گیا ہوں اور کیا اس کا یقین میرے دل کو ہے؟ اگر نہیں تو ابھی جلدی کرو۔ گفتہ مجھکو اور فضل کی تین باتیں عمل میں لاؤ۔

۱۔ **توبہ کرو**۔ خدا سے اپنے گناہوں کا اقرار کرو اور اُن سے منہ موڑ لو۔

۲۔ **ایمان لاؤ**۔ کہ مسیح تمہارے واسطے مُوا اور اپنے بدن پر تمہارے گناہوں کو اُٹھا کے کاٹھ پر چڑھ گیا۔

۳۔ **قبول کرو**۔ اپنے دل میں یسوع کو اپنا منجی اور مالک اور اس کے لئے اپنی زندگی گذرانو۔

ہینڈبل نارگریجن نمبر ۱

ایسٹ انڈین ریلوے کے مسٹر فاسٹر معہ اپنی میم صاحبہ اور معصوم بچہ کے الہ آباد میں ہیضہ سے فوت ہو گئے۔

بخطاب پادری نظام الدین گوجرہ

حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو
کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما را۔

پیارے بھائی نظام الدین۔ آپ مغز کو چھوڑ کر استخواں کے پیچھے کیوں اُٹھ بھاگے۔ آپ کو اب تک پتہ نہیں لگا کہ زبوروں اور گیتوں میں کیا فرق ہے۔ یہ جھگڑا آج کا نہیں ۱۹۰۰ء کے اخبار وکیل، ہندوستان، امرتسر کے فائل دیکھئے۔ وہاں اس بحث کو آپ پاوینگے نتیجہ وہاں بھی آپ کو پتہ نہ ملیگا۔ ہمارے مہربان بھائی جو ادرک کی گانٹھ پاکر پنساری بن بیٹھے ہیں اُن کے خیال میں ایک بھی مقابلہ پر نہیں ٹھہر سکتا۔ اُنہوں نے عبرانی مزامیر کے ۳ سرنامے مزمور تحقیلا تشیر سیکھ لئے ہیں بس عبرانی زبان پر حاوی ہو گئے۔ یہی تین لفظ حضرت پولُس رسول نے خداوند کی مدح سرائی میں تحریر فرمائے ہیں کہ زبور، گیت اور روحانی غزلیں گایا کرو لیکن یہ حرف کے بندے۔ رسول کی اس بات کو فراموش کرتے ہیں کہ میں عقل سے بھی گاؤنگا اور روح سے بھی گاؤنگا۔

زبور گانے والوں اور گیت غزلوں کے گانیوالوں میں کیا فرق ہے؟ صرف یہ کہ وہ حرف کے غلام ہیں۔ اور لفظوں پر مرتے ہیں۔ مگر غزلیات کے گانے والے روح کے دلدادہ ہیں۔ مگر حرف مارتا اور روح زندہ کرتا ہے۔ اگر کلام رسول کا یہی مطلب ہے کہ وہی زبور صرف گانے ہیں جو کلام میں مرقوم ہیں تو چاہئے کہ اصل زبان میں گائے جائیں۔ ترجمہ کرکے اور پھر اُس ترجمہ کو نظم کرکے گانا کہاں لکھا ہے۔ اور اگر ان منظوم زبوروں کا اصل زبان سے مقابلہ کرکے دیکھا جائے تو اصلیت کہاں تک اُن میں نظر آتی ہے۔ آپ ذرا مہربانی سے پنجابی اور اردو منظوم زبوروں کا ملاحظہ فرمائیے مثلاً

زبور ۷۲

رہگا ناں سدا تیکر مسیح دا تے سورج جد تک باقی رہیگا

اس کو اور ساتھ مزامیر کو آپ پڑھ کر دیکھیں کہ صرف خیال زبور سے لئے گئے ہیں۔ لفظ اُنکے اپنے دل کی گھڑت ہیں۔ اگر یہ جائز ہے۔ تو اگر ہم نے زبوروں کی روح کو انجیل کے لفظوں میں گا بجا لیا تو کونسا گناہ ہو گیا۔ ہم المسیح کی حمدیں گاتے ہیں۔

خوشنودیٔ خدا ہے محبت مسیح کی۔
دنیا پہ عین فرض ہے طاعت مسیح کی

پھر یہ عرض ہے کہ اگر زبور ہی گانے ہر مسیحی پر فرض ہیں۔ تو اپنی خیالی دعائیں کیوں خدا کے حضور پیش کی جاتی ہیں۔ کیوں دعائیں بھی وہی نہیں مانگی جاتیں جو کلام میں مرقوم ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں جو کنونشنوں میں ریوائیول کے خواہاں ہیں اور لفظوں پر تکرار کرتے ہیں۔ کیا ہم زبور نہیں گاتے یا پڑھتے۔ ہماری کوئی عبادت بغیر زبور کے نہیں ہوتی۔ ہماری عبادتوں کا مقصد نہ تو زبور ہے اور نہ کتاب الصلوٰۃ ہے۔ ہمارا مقصد یسوع ہے۔ یسوع آسمانیوں کا معبود ہے یسوع زمینیوں کا معبود ہے۔ ہم تو یسوع کو گاوینگے۔ یسوع ہمارا نغمہ۔ یسوع ہمارا معبود۔ یسوع ہمارا مسجود۔ یسوع ہمارا مزامیر اور یسوع ہماری غزلیں۔ یسوع میں زبوروں کا یہوواہ چھپا ہوا ہے۔ زبوروں کا یہوواہ بھسم کرنے والی آگ۔ ہولناک یاہ۔ یسوع میں رحمٰن الرحیم ہے فرشتوں نے اُس کی تجسم کے وقت کونسا مزمور تحقیلا یا تشیر گایا۔ خدا کو آسمان پر تعریف زمین پر سلامتی آدمیوں سے رضامندی ہووے۔ یہ یسوع کی تمجید تھی۔ یسعیاہ نبی کے گیت کون سے مزمور اور تشیر تھے۔ اگر خدا ہماری دعاؤں کو سنتا ہے تو ہماری مدح سرائی بھی اُسکے حضور منظور ہے۔ خدا نیت کو دیکھتا ہے ہمیں حکم ہے کہ یسوع مسیح میں خدا کی حمد کریں۔ یسوع مسیح کے وسیلے خدا باپ کے شکرگزار ہیں۔ زبور کے مداح شریعت کے مداح ہیں اگرچہ بالعموم انجیل کے ثناخواں ہوں۔ ہم خدا باپ کے مداح یسوع مسیح کے نام میں ہر وقت مگن ہیں۔ شکرگزاری کی قربانیاں خدا باپ کے حضور یسوع نام سے منظور ہوتی ہیں۔ یہ زبوروں کے بندے دین کے غلام ہیں۔ مت چھونا۔ مت چکھنا۔

ست باندھ لگانا اُن کا اصول ہے۔ ہم یسوع کے بندے امتناعی احکام سے آزاد ہیں۔ محبت کے فدائی ہیں۔ محبت سے سب کچھ جائز ہے۔ پیارے بھائی نظام الدین عاشقان یسوع کو ان جھگڑوں سے کیا واسطہ۔ مذہب اور طریقوں کے جھگڑے فرقہ بندی اور کلیسیاؤں کے تنازعات۔ زبوروں اور گیتوں کے فساد۔ دین پرستوں کے واسطے چھوڑ دو۔ آپ یسوع کے عابد ہیں یسوع کو حاصل کرو۔ یسوع کو بین لو جو کچھ گانا ہے گانا ہے۔ وہ آپ ہی گا سکھا لیگا۔ پیارے بھائی شرف کو چند اشعار لکھ بھیجیے۔ وہ عابد اور زاہد لوگ ہیں۔ مقبول شرع ہیں۔ ہم گنہگار اچھے سہی برے سہی۔

دل سراپردۂ محبت اوست | دیدہ آئینہ دار طلعت اوست
من کہ سر در نیاورم بدو کون | گردنم زیر بار منت اوست
تو و طوبیٰ و ما و قامت یار | فکر ہر کس بقدر ہمت اوست
مملکت عاشقی و گنج طرب | ہرچہ دارم ز یمن ہمت اوست
من و دل گر فنا شویم چہ باک | غرض اندر میاں سلامت اوست
گر من آلودہ دامنم چہ عجب | ہمہ عالم گواہ عصمت اوست
ہر گل نو کہ شد چمن آرا | اثر رنگ و بوئے صحبت اوست
فقر ظاہر مبیں کہ حافظ را | سینہ گنجینۂ محبت اوست

راقم

مغز از مغز مور من برداشتم
استخوان پیش شما انداختم

+ ہم نے دیکھا ہے کہ جب تک یو۔ پی۔ کلیسیا میں ہیں وہاں نوکری ہے تو زبوروں کے فدائی ہیں۔ گیت گانے والے انکی نظر میں بے اصول عیسائی ہیں۔ مگر جب نوکری چھوڑ کر دوسری کلیسیا میں جاوٴنگے تو پھر وہی گیت ہی غزلیں۔ پادری ٹھاکر داس صاحب مرحوم زبوروں کے حامی اور گانے والے رہے آخری عمر میں اے پی کلیسیا کے ممبر ہوئے اور گیت غزلیں گانے خدا اذہم میں ہو گئے یہ سب پیٹ کا دھندا ہے لاریب و لاف و تونکی باتیں اصولی ہیں۔ منہ

کناوری لوگونکی حالت

مطبوعہ چودہ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء کے آریہ گزٹ میں کناوری لوگونکی حالت پر شکایت کرتے ہیں کہ عورت کے ساتھ چار پانچ بھائی شادی کرتے ہیں۔ جو ہندو مذہب کے ہندو بزرگوں کے قدم بقدم چل رہے ہیں۔ وہ دروپتی کے بھی آخر پانچ خاوند تھے۔ ان کو وحشی اور جاہل کے نام سے یاد نہیں کیا جاتا۔ اور کناوری لوگوں پر افسوس کیا جا رہا ہے اور کلو منڈی سکیت کے سرمور ناہن بھی اپنے بزرگوں کی تقلید کر رہے ہیں۔ وہ بھی تو آخر ارجن بھیم اور نکل سہدیو میں کسی ہندو یا آریہ کا کوئی حق نہیں جو زیادہ خاوندوں کا نوٹس لے۔ ہاں ایک عیسائی کو واجب ہے کہ ایسے لوگوں کی حالت پر افسوس ظاہر کرے جو مانتے ہیں کہ تم وہ نہیں بلکہ ایک ہوئے اور ادنیٰ سے اعلیٰ تک اُس کی تعمیل میں حاضر ہیں۔

یاد رکھو باپ کی جائداد کا حقدار اُس کا بیٹا ہے۔ آریہ سماج کی سب اچھی باتیں بائبل کی ہیں۔ اور سب نکمی ویدک۔ اچھی باتوں کی اصلاح کرنیکا حق تب ہی ہو سکتا ہے جب اچھی باتوں والے کا اقرار کیا جائے۔ جائداد کی خاطر بیٹا بننا انسانی شیوہ نہیں ہے جو دوسروں کا باپ کا نام نہ بتائے اُس کا نام اور لیا جاتا ہے۔ ایک ہی جورو بنا بیوہ کی شادی کرنا۔ جوان ہو کر شادی کرنا۔ سنک اصن بنانا۔ تیمم دیکھنا۔ دیگر گناہوں کے ذریعہ خدا کا جلال ظاہر کرنا اس زندگی کو رتن جاننا۔ ایک خدا سے لو لگانا صرف بائبل کی باتیں ہیں۔ وید ان باتوں کے لئے دعویٰ بلا ثبوت ہیں۔

راقم مولچند مسیحی مشن ہائی سکول لاہور

سوال۔ اگر کوئی عیسائی خودکشی کرے تو کیا اسکی لاش گرجہ میں لا کر اس پر Service کرنی چاہیے کہ نہیں اور کیا ایسی لاش کو عیسائیوں کے قبرستان میں دفن کرنا روا ہے کہ نہیں اگر کوئی صاحب اسکا مفصل جواب مع حوالجات نیا عہد نامہ دیویں تو بہت مہربانی ہوگی۔ الراقم بندہ وشیرج۔ کالم پونگ۔ بنگال۔

مذمت شراب

از طبع زاد مولوی کریم الدین صاحب کاظم

کیجیے خوف دل میں کیجیے روز حساب کا | شیدا کی کیوں بنایا ہے خود کو شراب کا
غارت گرے یہ دین کو دنیا کرے تباہ | ویران کرنا کام ہے خانہ خراب کا
لگنے نہ دے کنارے پہ ناؤ مراد کی | منجدھار میں ڈبوئیگی بیڑا اجناب کا
ہشیار ہو تو اہل خرابات سے نہ مل | میخانہ گھر ہے آگ الم و اضطراب کا
کیا پردہ عقل پہ ہے پڑا تیری تو جوا | آرام دل کو چھوڑ کے خواہاں عذاب کا
ہو جائیگا کباب نہ اُٹھ مرغ دل میں | بھڑکے گا جب شرارہ یہ پینا شراب کا
بولا نہیں یہ بابا ہے آیا پیام موت | بھر دیگا جام عمر کو ساغر شراب کا
بے نور ہونگی آنکھیں تو رہ گا جہاں تنگ | لیتا ہے لطف اب جو شب ماہتاب کا
عقل و خرد ہوں گے تو ضائع ہوں سارے خوب | ہوتا ہے لطف خاص یہ صہبائے ناب کا
دولت کو دے گا اٹا عزت کو دے مٹا | اچھا نہ بادہ خوار وہی ہے شراب کا
سمجھے تو سمجھ کہ مرتے ہیں ہی یہ روز کی | بیڑا ڈبو دیا آپ نے گنجے کی آب کا
بیخود پڑے ہیں آپ پہ یہ نہ تو شیخ ملکوں | ہوتا ہے خوب گلیوں میں شیخ ہو حباب کا
اب آپ جا کے خیر سے مرگٹ بسا ہی | کچھ کلام یار نہیں ہے فضیلت مآب کا
مرتے تھے جو آدمی گر ہیں صہبا سے اہل عز | آتا ہے گر یا موت کا آنا شباب کا
کاظم شراب خوار کو انساں نہ تم کہو | ٹیکا ہے شتل ہیولاں وہ اک غول خوب کا

الراقم کریم الدین کاظم مدرس چرچ مشن ہائی سکول امرتسر

غزل

عالمی اے تجھے شاہ بقا کہتے ہیں | عرش والے تجھے یسوع خدا کہتے ہیں
دیکھ کر شان تری فلک پہ ہے جان جہاں | سب ملائک تجھے ہوشعنا سدا کہتے ہیں
پردۂ ظلمت کا ہوا چاک تجلی سے تری | قدسی سارے تجھے نور ضیا کہتے ہیں
تو حقیقت میں خدا اور ہوا انسان پاک | روح حق تو تجھے کہتے ہیں بجا کہتے ہیں
نبی و معبود عالم و رتبہ کون و مکان | سب سے پہلے کوئی اسم تجھے کیا کہتے ہیں
سب خطا کار ہیں بے میں خدا جان کے | اہل بیعہ تجھے مرد وفا کہتے ہیں

تو نے کیا خوب غزل حمد مسیح میں لکھی۔

شعرا سے تاب اسے صبح رسا کہتے ہیں۔

الراقم جارج ملٹن تاب لودیانوی

ملک کنعان کی سیر

مرگئے یا مارے گئے۔ قیصر روم نے پھر یروشلم کو آباد کرنا شروع کیا اور شہر کا نام کلونیا ایلیا کپٹولینا رکھا۔ ہیکل کی جگہ پر جوپیٹر کی تصویر نصب کی گئی۔

کونسٹنٹائن اعظم اول مسیحی شہنشاہ نے یروشلم کو مسیحی شہر بنا دیا مگر اُس کے بیٹے جولین مرتد نے یہودیوں کو ہیکل بنانے کی اجازت دیدی۔ مگر وہ اُس کو بنا نہ سکے۔ کیونکہ خدا کا ہاتھ اُس کے خلاف تھا۔ ۶۱۴ء میں ایرانیوں نے پھر یروشلم پر حملہ کر کے تمام گرجوں اور خانقاہوں کو برباد کر دیا۔ اُس کے بعد مسیحیوں نے پھر اُسے لے لیا مگر ۶۳۷ء میں خلیفہ عمر نے اُسکو فتح کیا اور اُس کو محمدی شہر بنا دیا اور ہیکل کی جگہ پر مسجد تعمیر کر دی۔ ۶۸۸ء میں دمشق کے حاکم عبدالملک نے موجودہ مسجد تعمیر کی اور خلیفہ عمر کے نام پر نامزد کر دی۔ چنانچہ آج تک یہ مسجد موجود ہے۔ اور عمر کی مسجد کہلاتی ہے۔ ۹۶۹ء میں یروشلم پھر مصریوں کے قبضہ میں آگیا۔ اس کے بعد ۱۰۷۷ء میں ترکوں نے اُس پر قبضہ کیا۔ اور اُنہوں نے مسیحیوں پر سخت ظلم روا رکھے ۱۰۹۶ء میں پہلی صلیبی لڑائی ہوئی جس کا کمانڈر گوڈفرے تھا دوسرے سال مسیحیوں نے بڑی کامیابی سے فتح پا کر مقدس قبر پر قبضہ کر لیا گوڈفرے کو مسیحیوں نے یروشلم کا بادشاہ مقرر کیا ۱۱۸۷ء تک اُسکے رشتہ دار اُسکے جانشین ہوتے رہے پھر ترکوں کے بادشاہ صلاح الدین نے یروشلم پر حملہ کر کے اُسکو فتح کر لیا اُسکے بعد رچرڈ شیر دل شاہ انگلینڈ اور شاہ فرانس نے تیسری صلیبی لڑائی کی اور برائے نام فتح حاصل کر کے یروشلم میں اپنی طرف سے حاکم مقرر کئے مگر ترکوں نے جلد ہی اُن کو نکال دیا۔ ۱۲۲۹ء میں آخری مسیحی حاکم جان برئین نے اپنے داماد شہنشاہ جرمن سے مسلمانوں کے خلاف مدد مانگی۔ اور اس شرط پر یروشلم پر قبضہ کر لیا کہ یروشلم کی شہر پناہ تعمیر کی جائیگی۔ بعد ازاں ۱۲۴۴ء میں سلطان دمشق نے یروشلم پر چڑھائی کی اور اُس پر قبضہ کر لیا

باقی آئندہ۔

شعر و سخن

جلوہ قدرت

ہر شے میں نور تیرا جلوہ دکھا رہا ہے | قدرت کا تیرے نغمہ بلبل سنا رہا ہے
کوئی شریک تیرا ایسا نہیں جہاں میں | تیرے نگہباں ہیں یہ تیری ضیا گلستاں میں
پیک نظر کا جس جا گلگوں گزر نہیں ہے | صنعت گری کا تیرے راز نہاں وہیں ہے
یہ پھول یہ گلگونے یہ شاہدان رعنا | تم عدم سے تو نے اُنکو کیا ہے پیدا
تیرے کرم سے قائم ہے یہ حیات عالم | زیبائش ہے تیری سب کائنات عالم
جلوہ نما ہے تو ہی ہر گل کی انجمن میں | قدرت کا تیری جلوہ ہر وادی و چمن میں
گلشن میں ہے تیری حمد پر قمری کی کوکو | عظمت کا تیرے جلوہ آتا نظر ہے ہر سو
سو سو تجلیاں ہیں ہر ایک اک ادا میں تیری | آنکھ ہے دنگ حیراں مدح و ثنا میں تیری
گلشن میں ہیں صفات گلگوں میں تیری تاباں | ہر مرغ خوش نوا کے لب پر ہے تیری ثنا

(آریہ گزٹ)

غزل

اے مسیحا ہر دو عالم کا تو ہی مختار ہے | انساں عاصی کو تیرا ہی آسرا ہے
تو اگر یادی نہ ہو کیونکر ہو راہ نجات | اس کٹھن منزل میں تنہائی بہت دشوار ہے
بے دوا اے مسیحا تو جو چاہا میرے لئے | تیری ہمدردی کے صدقے تو حقیقی یار ہے
باپ بیٹا روح اقدس تینوں ملا کے ہیں | ہو نہیں سکتا بیاں جو وہ یہ اک اسرار ہے
جان جائے جائے پر ایمان نہ جائیگا | جسکو روح پاک کا حاصل ہوا دیدار ہے
بالیقیں ہے چارہ درد گنہ خون مسیح | ہے یہی ایمان اپنا اور یہی اقرار ہے
باپ کے آگے مسیحا اُن سے خود شرمائیگا | جسکو اُسکے نام سے دنیا میں ننگ و عار ہے
جان و دل سے جو کوئی مانیگا اسکو مسیح | بیڑا دریائے معاصی سے اُسکا پار ہے

واعظ انجیل کا منصب اے خواگر ملگیا
اس سے بڑھکر اور کیا عزت تجھے درکار ہے

خاکسار ٹامس شیرنگ خواگر (میرٹھی)

مضامین

جلد بازی

خلاف اسکے جلد بازی کا مقولہ ہے مجھے جلدی جلدی جانا ضرور ہے۔ میں تین قطب نما یکے تین رستے اختیار کرونگی اور وہ تینوں قطب نما میری رہنمائی کرینگے۔ ان میں سے کوئی تو ٹھیک ہوگا۔ اُسکو کبھی خیال نہیں ہوتا کہ آہستہ مگر احتیاط سے کیا ہوا بنیادی یا ابتدائی کام ہی اخیر میں سب سے جلدی کیا ہوا کام ثابت ہوتا ہے۔

جلد بازی انسان کی زندگی کے تمام عیوب سے بڑھکر ہے۔ جو انسان کی بربادی کا باعث ہوتی ہے یہ نسل انسان کے لئے وبا ہے۔ یہ جلد بازی اور ہماری برائے خام نقل تہذیب کا باعث اور نتیجہ ہے۔ جلد بازی دھوکھا دیکر اس قدر بھیس بدلتی ہے کہ اسکا پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے اسکی بدولت ہر ایک چیز کی زیادہ سے زیادہ قیمت دینی پڑتی ہے اور پھر بھی بسا اوقات وہ چیز نہیں ملتیں۔ دولت کی تلاش میں انسان اپنا وقت طاقت صحت بال بچوں میں رہنے کا آرام و خوشی۔ عزت نفس کو تاہ ہر ایک چیز جو روپیہ سے نہیں حاصل ہو سکتی جسکو لاکھوں روپیہ خرچ کرنے پر بھی ہم واپس نہیں لا سکتے کھو بیٹھتا ہے۔ جلد بازی اجتماع ضمیر ہے کاروباری آدمی بسا اوقات اس خیال سے کہ اپنے کنبہ کی آئندہ خوشی کا سامان بہم کریں جلد بازی کی بدی سے بیوی اور بچوں کی موجودہ خوشی قربان کر دیتے ہیں وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ گھر میں صرف بل کا روپیہ ادا کرنے والے نہیں۔ بلکہ اُن کا اس سے بڑھکر کچھ فرض ہے۔ وہ اوروں کا خیال نہیں رکھتے اور اُمید رکھتے ہیں کہ اور اُنکا خیال رکھیں۔ شوہر کی طرف بیوی کے فرائض کی بابت تو بہت کچھ سننے میں آتا ہے۔ لیکن شوہر کے فرائض کی بابت کچھ ذکر نہیں لوگ کہتے ہیں کہ بیویوں کو چاہئے جب شوہر دن بھر کے کام کاج سے تھکا ماندہ گھر آئے تو خندہ پیشانی سے ملے۔ باقی آئندہ

انتخاب الاخبار

ایک خاندان کی تباہی

مسٹر فاسٹر صاحب ایسٹ انڈین ریلوے کے ملازم اور کارخانہ جمالپور کے لوکو فورمین تھے۔ اُن کا ایک لڑکا نینی تال کے ڈیوسین اسکول میں تعلیم پاتا تھا۔ وہاں سے یہ خبر آئی کہ لڑکا بیمار ہے۔ خبر آتے ہی مسٹر فاسٹر اور اُن کی میم صاحبہ اور بچہ لیکر الہ آباد میں چھوڑ کر مسٹر فاسٹر نینی تال پہونچے وہاں پہونچتے ہی مسٹر فاسٹر کو ایک پیغام پہونچا جو اُن کی میم صاحبہ نے بھیجا تھا کہ بچہ کو ہیضہ ہوگیا ہے اسکی حالت نازک ہے۔ بچہ اس کے ایک گھنٹے کے اندر عدم آباد کو چل بسا۔ بچہ کے مرنے کے ساتھ ہی میم صاحبہ کو ہیضہ ہوگیا۔ اور بارہ گھنٹے کے اندر وہ بھی اپنے خاوند کے دیکھتے دیکھتے مرگئی۔ اس ڈبل صدمے کی چوٹ سے مسٹر فاسٹر کا کلیجہ نکل گیا اور وہ اپنی ملکی ماندی ہمت میں چوکی پر بیٹھے بیٹھے اُنکی بھی جان قالب سے پرواز کرگئی۔ اس طرح ۲۰ گھنٹے میں اس خاندان کا صفایا ہوگیا۔ دوسرا لڑکا بخار کی مرض میں مبتلا ہوا پر وہ بچ گیا۔ گویا وہ آنا فاناً یتیم ہوگیا۔ اگلی تو ایسے واقعات سے یہ دنیا ہیچ ثابت ہوتی ہے۔ اور اُس کی ناپائیداری کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔

(راجپوت گزٹ)

چین کے نامہ بر کبوتر

اخبار زمیندار لکھتا ہے کہ چین کے دارالسلطنت بیکن میں ایک ایسے نووارد کے لئے جسکو فن موسیقی میں کچھ بھی دخل ہو اس سے دلچسپ نظارہ اور کوئی نہیں ہوسکتا ہے کہ ہر صبح اور دوپہر کو اس عظیم الشان شہر میں نامہ بر کبوتروں کے جھنڈ کے جھنڈ اُڑتے ہوئے دیکھتا ہے۔ جو شہر کے مختلف حصوں سے سوداگروں ساہوکاروں قافلہ والوں اور دیگر پیشہ وروں کو ایک دوسرے کی طرف سے چٹھیاں پہونچاتے ہیں چین میں پیغام رسانی کا یہ طریقہ اس قدر قدیم ہے کہ اس کے ساتھ کسی خاص زمانہ کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔ نامہ بر کبوتروں کے پروں کیساتھ بانس کی نہایت باریک نالیاں جن میں سوراخ ہوتے ہیں باندھ دیجاتی ہیں۔ کبوتر جب اُڑتے ہیں تو ان باریک بانسریوں سے نہایت سُریلی آواز پیدا ہوتی ہے۔ آنکھوں اور کانوں کو یہ سماں ایسا بھلا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا صحیح تصور قیاس میں نہیں آسکتا ہے۔ اس ترکیب سے اگر ہندوستان میں بھی کام لیا جاوے تو نامہ و پیغام میں بڑی آسانی ہوسکتی ہے۔ آریہ گزٹ

ہندوستان میں گداگروں کی گرم بازاری

ٹائمس آف انڈیا لکھتا ہے کہ ہندوستان میں خیرات کا بیجا طور پر استعمال کرنے کے مسلمان بھی اُسی قدر ذمہ وار ہیں جس قدر کہ ہندو کیونکہ دونوں ہی پیٹ بھرے ہوئے مذہبی پیشواؤں اور غیر حاجتمند مگر مصنوعی فقیروں کو خیرات دیتے رہتے ہیں۔ اور یہ خیال نہیں کرتے کہ خیرات سے زیادہ لوگوں کو اور زیادہ حقداروں کو فایدہ پہونچے۔ اس میں شک نہیں کہ اگر ہندو و مسلمان اپنا ہاتھ ذرا بھی کھینچ لیں تو ہندوستان میں فقیروں کی تعداد تھوڑے ہی عرصہ میں کم ہوجاوے جو ملک کی دولت کا ایک بڑا حصہ بیٹھے بیٹھے کھاتے ہیں اور ملک میں کئی صورتوں میں برائیوں کو بھی ترقی دیتے ہیں۔ میری رائے ہے کہ لوگ جتنے کہ فقیروں کو خیرات دینے کی جگہ قومی کاموں میں امداد زیادہ کریں اس سے ملک کی ضرورتیں ایک بڑی حد تک پوری ہوسکیں گی

پیسہ اخبار

راولپنڈی میں ظالم خاوند

۱۲ اگست کو راولپنڈی میں ایک ظالم ہندو خاوند نے اپنی نوجوان حاملہ عورت کو جبکہ وہ صبح کے وقت پاخانہ بیٹھی ہوئی تھی اُٹھا کر کے مکان کے اوپر سے نیچے گرا دیا۔ عورت بے چاری نے اپنے بچاؤ کے واسطے اُسکو پکڑے رکھا مگر خدا یہ ظالم چھوڑ دیوے مگر اُس نے ذرا دریغ نہ کیا اور خود بھی عورت کیساتھ نیچے آرہا۔ عورت کا سر پھٹ گیا۔ اُس کو بھی سر میں چوٹ لگی محلہ والوں نے یہ واقعہ دیکھکر واویلا مچا دیا ظالم نے خیال کیا کہ عورت مرچکی ہے اور خود بھی ننگا دوڑا اور پاس ایک کنوئیں میں گر پڑا۔ اور ایک محلہ دار نے فوراً پولیس میں اطلاع کی میاں بہرام شاہ صاحب سب انسپکٹر اور میاں خدا بخش صاحب انسپکٹر پولیس اور صاحب سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس فوراً موقعہ پر پہونچ گئے۔ موقعہ واردات پر خلقت کا اس قدر ہجوم تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ پولیس کے عہدے داروں نے بڑی مستعدی سے کام لیا۔ ورنہ کنوئیں میں اُس کے مرجانے کا اندیشہ تھا فوراً کنسٹبل رسی وغیرہ کے واسطے دوڑے اور جلدی سے اُسے جوشیلے خاوند کو باہر نکالا گیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک وہ کنوئیں میں رہا۔ کنوئیں میں اُسکو بیٹھنے کے واسطے جگہ ملگئی تھی۔ جہانتک وہ بیٹھا رہا۔ دونوں خاوند و عورت ہسپتال میں لائے گئے۔ جہاں تحصیلدار صاحب نے اسسٹنٹ سرجن صاحب کے روبرو مظلومہ کے اظہار قلمبند کئے۔ زخمی عورت نے نہایت ہی مظلومانہ آواز سے بیان دیئے کہ خاوند مجھے ہر روز تنگ کیا کرتا تھا۔ اور میں اُسکے ڈر سے آج ایک ہمسایہ عورت کے ہاں سورہی۔ صبح کو جبکہ پاخانہ پھرنے کو گھر آئی تو یہ نیچے سو رہا تھا۔ میں جب پاخانہ پھر رہی تھی اور آزار بند میرے ہاتھ میں تھا تو مجھے خاوند نے پیچھے سے آکر مکان سے گلی میں پھینک دیا عورت مذکور بیان دیتے ہوئے ہائے ہائے کی صدا بلند کرتی تھی اور ہمارا کلیجہ پھٹا جاتا تھا۔ یہ غریب بے چاری اس دن دنیا میں زندہ رہکر رات کے آٹھ بجے ہمیشہ کے واسطے کوچ کرگئی۔ عورت کی عمر قریب ۱۸ برس کے ہوگی اور ظالم کی عمر قریب ۲۳-۲۴ سال ہوگی۔ اس بے رحم خاوند کا نام حقیقت گا ہے جو کہ اس وقت شفاخانہ میں زیر علاج ہے۔ اُمید ہے کہ بچ جاویگا اور جوش جنوں کا حظ اُٹھاویگا۔ مگر افسوس کہ ماتمی لڑکی چل بسی۔ ہائے وہ رشتہ جس رشتہ میں دنیا کی

فعتیں ہیچ ہیں۔ اس رشتہ میں بعض خاوندکا عورت کیساتھ یہ ظالمانہ سلوک کا وقت آگیا ہے کہ وہاں تک لوگ باہر نکلیں اور زمانہ کی رفتار کو دیکھیں۔ نوجوانوں کے جوش بڑھتے چلے جارہے ہیں ان کے اندر عمدہ بارک اور شل خیالات زبردست ہاتھوں سے ٹھونسے جائیں۔ کئی ایک نوجوانوں نے اپنی عورت کو لات رسید کر رکھی ہے وہ میکے میں بیٹھی دل میں اپنے ماں باپ کو رو رہی ہے۔ کاش کہ والدین اس زندہ مثال سے سبق حاصل کریں اور وہ لڑکی دینے میں یہ خیال رکھیں کہ آیا یہ لڑکا خاوند بنیگا یا قصائی۔ (رشانتی)

موضع دریانگل میں خوفناک قتل

دریانگل ایک گاؤں تحصیل ظفروال میں ایک گاؤں جو ضلع سیالکوٹ ہے۔

۳ جولائی ۱۹۱۰ء کو یہاں خوفناک قتل کی واردات ہوئی جسکا مختصر ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ایک شخص کرم سنگھ جٹ دریانگل کا رہنے والا ہے اُسکی ایک کنواری لڑکی بالو نامی بعمر ۱۶-۱۷ سالہ ہے۔ عرصہ چھ ماہ کا گزرا کہ مسکو چند کسان نے اغوا کرکے بٹالہ ضلع امرتسر میں فروخت کر دیا۔ اُس پر کرم سنگھ مذکور نے استغاثہ فوجداری دائر کیا جو کسی وجہ سے خارج ہوا۔ اس واقعہ کی خبر کرم سنگھ نے اپنے بیٹے وولا سنگھ کو پلٹن میں جہاں ملازم تھا دی۔ وولا سنگھ پلٹن سے رخصت لیکر آتے وقت بٹالہ میں بھیس بدلکر اپنی ہمشیرہ کو ایک زمیندار کے گھر میں روٹی پکاتے دیکھ آیا۔ گاؤں میں پہونچکر اُس نے اپنی ہمشیرہ کو اغوا کرنے والے مرد وعورت سے بدلہ لینے کی ٹھانی اور ۳ جولائی ۱۹۱۰ء کو چھوی سے گنگا سنگھ اور مسماۃ اشیر کور کو جان سے مارڈالا اور گلشا سنگھ اور جاگر سنگھ کو سخت زخمی کیا۔ اور کئی ایک مکانات کو آگ سے جلادیا۔ جب اس واقعہ کی خبر تھانہ ظفروال میں پہونچی تو سب انسپکٹر اور تحصیلدار صاحب موقعہ پر پہونچے۔ لیکن افسوس ہے کہ ملزم وولا سنگھ کے ہاتھ میں چھوی دیکھکر اُسکو پکڑنے کی تاب نہ لاسکے۔ اور پاس کے ایک گاؤں میں جا دیا لگایا۔ اور وولا سنگھ جان و مال کا نقصان کرتا چلا گیا۔ نہ پولیس اور نہ دیگر کو اُس کی گرفتاری کی جرأت ہوئی۔ جب اس حیرت انگیز اور خوفناک واقعہ کی خبر مسٹر آئیس مونگ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو پہونچی تو آپ خبر پاتے ہی فوراً وقوعہ پر پہونچے اور وولا سنگھ ملزم کو بڑی عقلمندی اور دلیری سے جا پکڑا اور لوگوں کی جان و مال بچالیا۔ صاحب بہادر کی اس دلیری کو دیکھکر لوگ دنگ رہ گئے اور عش عش کر اُٹھے۔ ملزم دوسرے روز سیالکوٹ میں روانہ کیا گیا جہاں سے اُس کی اس درخواست پر کہ اُس کی ہمشیرہ کو جس کی وجہ سے وہ قتل کے جرم کا مرتکب ہوا ہے منگوایا جاوے صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر نے سردار نہال سنگھ سب انسپکٹر تھانہ شہر سیالکوٹ کو اُس کی ہمشیرہ اور اُس آدمی کو لانیکا حکم دیا جسکے پاس اس وقت موجود ہو۔ چنانچہ سردار صاحب نے موضع بٹالہ میں پہونچکر حسب نشانہی وولا سنگھ ملزم اُسکی ہمشیرہ اور اُسکے خاوند کو بڑی کوشش سے پکڑا اور سیالکوٹ میں لائے گئے۔ سننے میں آیا ہے کہ ملزم پر چار الزام آتشزدگی قتل عمد وغیرہ لگائے گئے ہیں اور اُس کا چالان کر دیا گیا ہے اور مقدمہ کی سرسری تحقیقات رائے مولچند صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کر رہے ہیں۔ سرکار کی طرف سے پبلک پراسیکیوٹر اور ملزم کی طرف سے سردار حضور سنگھ صاحب پلیڈر پیروکار ہیں۔ وولا سنگھ ملزم کو زیر ایکٹ اسلحہ بغیر لائسنس چھوی رکھنے کے جرم میں ۲ ماہ سزا عدالت رائے مولچند صاحب سے ہوئی ہے۔ دیگر جرائم کے متعلق ابھی تحقیقات شروع ہے مفصل حالات پھر دیئے جاوینگے (ر۔ر)

بندوبست اور ایزادی مالیہ

گورنمنٹ انگریزی راج کے متعلق بڑی بھاری شکایت ہے کہ اراضیات کا مالیہ ہر بندوبست پر بڑھا دیا جاتا ہے۔ اگرچہ لوگ نالاں ہیں شکایت کرتے ہیں لیکن کس نے پرسد کہ بھیا کون ہے۔ مالیہ کی ایزادی کی طرف حکام کی توجہ بار بار دلائی جاتی ہے۔ لیکن کوئی متوجہ نہیں ہوتا۔ لیکن ضلع راولپنڈی کے اختتام بندوبست پر جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں مسٹر گمبن صاحب بہادر مہتمم بندوبست حال ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع راولپنڈی رقمطراز ہیں کہ ایک وقت آویگا جبکہ روز افزوں مالیہ کی حد قائم ہو جاویگی۔ بہتر ہے کہ اس وقت کو ملتوی کیا جاوے نہ کہ اُسکے لانے کے لئے جلدی کی جاوے یہ الفاظ ہیں جو ایک تجربہ کار سرکاری حاکم بندوبست کی قلم سے نکلے ہیں کیا کوئی اب بھی شک کر سکتا ہے کہ مالیہ کی ایزادی اہل ملک کا خون کر رہی ہے اور ان کے افلاس کے لئے اگر کلیۃً نہیں تو بہت زیادہ حد تک ضرور ذمہ دار ہے (ر۔ر)

سرحدی شورش

باغی مسلمان سرحد پر بہت کچھ شور وشر برپا کر رہے ہیں۔

برٹش انڈیا میں ہی نہیں سرحد کابل بھی ان کا جولانگاہ بنا ہوا ہے لیکن حضور امیر صاحب اُن سے پورے طور پر آگاہ ہیں۔ چنانچہ آپ نے باغیوں کی سرکوبی کے لئے ایک مہم بھیجنے کی فکر کی ہے جس کا منشا مہمندوں کو مدد نہ دینے کے لئے اُنکے سردار طلب ہوئے ہیں مہمند لوگ شنواریوں کے پشتینی دشمن ہیں اور اُنکی جاگیروں کے درمیان صرف دریائے کابل واقع ہے۔ اُمید نہیں یقین ہے کہ وہ بخوشی امیر کابل کے حکم پر چلینگے۔ یہ معاملات کابل میں معمولی سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن درحقیقت دیکھا جاوے تو سب ہی دریائے کابل کی غلطی کا نتیجہ ہے۔ اگر رعایا کابل سرحد کے باغی مسلمانوں کو ہتھیار بہم نہ پہونچاتی تو کیا یہ ممکن تھا کہ وہ اس وجہ سرکش ہوتے۔ کہ رفی خوش آمدی نہیں۔ بہرحال دیکھنا ہے کہ تازہ طاقت پائے ہوئے دشمن کو حضور امیر کیونکر دفع کرتے ہیں۔ مگر اس موقعہ پر برٹش گورنمنٹ بھی ایسی کارروائی کرگزرے تو سرکا جھگڑا ہمیشہ کے لئے طے ہوسکتا ہے۔ ہمارے گورنمنٹ کو ضرور ہی یہ کرنا ہوگا۔ البتہ کچھ توقف کرنے سے دشمن اور زیادہ درست ہوسکتا ہے۔

(پیسہ اخبار)

گلدستہ اخبار

گورنمنٹ ہند مطبوعہ ۲۲ جولائی میں اس مضمون کا اعلان ہوا ہے کہ صاحب چیف کمشنر صوبہ سرحد نے شہر پشاور میں ایک سال کیواسطے باشندگان کی بدکاری کی وجہ سے تعزیری پولیس مقرر کردی ہے ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ایک انسپکٹر، ۸ سب انسپکٹر ۱۴ جمعدار اور ۱۲۰ پیدل کنسٹیبل ہونگے۔ اس کے علاوہ لوکل پولیس کا خرچ ۴۸ ہزار روپیہ ہوگا۔

لائل پور سے متصل ایک نوجوان عبداللہ خاں نامی جنتی ٹرین کے نیچے کچلکر ہلاک ہوگیا ہے۔ وہ چوہدری شیر خاں صاحب کا فرزند تھا۔ جو جنگلات چکوال سپرنٹنڈنٹ ہیں اور جنکے ساتھ اس حادثہ جانکاہ کے باعث ہمدردی کا خیال عام ہے۔

ملک معظم جارج پنجم کا جو سکہ روپیہ کا جاری ہوگا۔ اس میں شاہی نقش کے سر پر تاج بھی ہوگا۔ جیسا کہ کوئین وکٹوریہ کے روپیوں میں تھا۔ آنریبل مسٹر کوہوں ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ آجکل شملہ پر حضور ویسرائے کے مہمان ہیں۔

ملک معظم جارج پنجم ملکہ میری لنڈن کے شفاخانہ کا معائنہ کیا۔ جس کا نہایت سادہ جلوس بازاروں سے گذرا۔

بلغاریہ کے معمولی باشندے جن سے ترکی فوج نے ہتھیار لئے ہیں وہ ناراض ہوکر سنا ہے کہ بغاوت پر آمادہ ہیں خدا خیر کرے۔

ہمارے آئیندہ ویسرائے لارڈ ہارڈنگ کے برادر خورد کپتان ہارڈنگ افسوس کہ انتقال کر گئے۔

جگادھری کے آسا رام بدمعاش کو جو دو مرہٹہ عورتوں کے ہمراہ یورپین پوشاک میں لاہور میں گرفتار کیا گیا تھا عدم ادخال ضمانت نیک چلنی کے سبب سے ایک سال قید سخت بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔

لوکل

لدھیانہ ۹ اگست ۱۹۱۱ء کو مسٹر سی سی گاربٹ صاحب ڈپٹی کمشنر لودیانہ نے روسا و معززین شہر کو ایک گارڈن پارٹی دی۔ اس کا کل انتظام جناب خان صاحب محمد ظفر خاں مروت تحصیلدار لودیانہ کے زیر اہتمام تھا۔ گارڈن پارٹی سے فارغ ہوکر ایک بڑے شامیانے کے نیچے ایک عالیشان دربار برائے فراہمی چندہ یادگار حضور ملک معظم مغفور و مرحوم آنجہانی منعقد ہوا۔ حضور ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے تقریر فرمائی کہ تحصیلدار صاحب موصوف نے ایک معمولی زمیندار کے لئے اپنی جان عزیز کو خطرے میں ڈالا اور اسکو بچایا امید ہے کہ اور صاحبان بھی ایسی دلیری اور مردانگی دکھانے میں کوشش کرینگے اور پھر دست مبارک سے ایک اعلیٰ قسم کی گھڑی جس پر جناب نواب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب کی جانب سے ایک خاص عبارک بحروف طلائی کندہ ہے اس بہادری کے صلہ میں عطا فرمائی۔ اسوقت ایک عجیب قابل دید نظارہ تھا چاروں طرف سے تالی کے بجنے اور مبارکباد کی آوازیں آرہی تھیں۔ یہ پہلا ہی مرتبہ نہیں ہے۔ بلکہ پہلے بارہا خانصاحب اپنی عزیز جان کو خطرے میں ڈالکر اپنی خاندانی شرافت و نجابت دلیری کا اظہار فرما چکے ہیں۔ لودیانہ میں آنجناب نے نہایت ہر دلعزیزی اور محبت پیدا کی ہے۔ بے زبان جانوروں پر یکے بان۔ گاڑیبان بہلوان وغیرہ وغیرہ جو جو ظلم کرتے تھے ناگفتہ بہ۔ مگر جب جناب آنریبل آرمسٹرانگ صاحب بہادر نے یہ انتظام خانصاحب کے سپرد کیا اس وقت سے ممکن نہیں رہا کہ کسی بے زبان پر کوئی ظلم کر سکے بیچارے بے زبان اپنی زبان حال سے خانصاحب کا شکریہ بجالاتے ہیں۔ جب صفائی شہر کی حالت نہایت ہی ردی ہوگئی اور بدبو کے مارے کوچوں سے گذرنا محال ہوگیا تو ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے یہ کام بھی خاص طور سے خانصاحب کے سپرد کیا خانصاحب نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اس کام کو سر انجام پہونچایا۔ غرض ہر ایک قوم خانصاحب کی مداح ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خاں صاحب موصوف عرصہ مدید تک رعایا شہر لودیانہ کے سر پر تو افگن رہیں۔ اور امید ہے کہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب انکی عمدہ خدمات پر توجہ فرما کر ترقی اسی ضلع میں عطا فرماویگے قریباً چھ ہزار روپیہ چندہ اسی وقت ہوگیا تین ہزار کی رقم جناب سردار بدن سنگھ صاحب رئیس اعظم لودیانہ نے خود ہی مجتمع میں عطا فرمائی۔ سردار بیدی صاحب نے پانچصد روپیہ دیا باقی دیگر چھوٹی چھوٹی رقومات ہیں۔

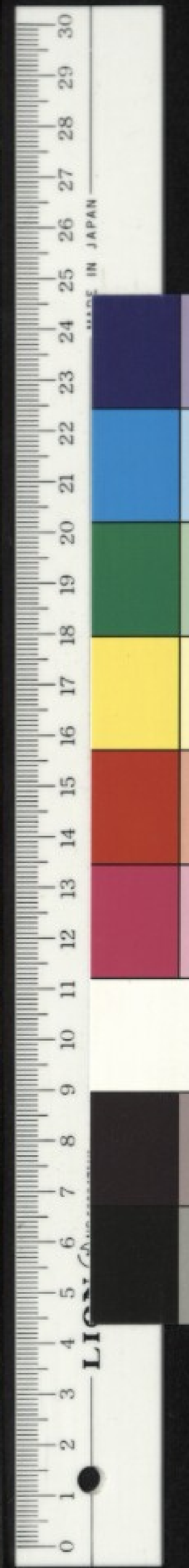
ضرورت:۔ ایک پروفیسر بلوہ تھیولاجیکل سیمنری کینیڈین پریسبٹیرین مشن میں کام کرنے کے لئے درکار ہے جو علم الٰہی میں گریجوایٹ ہو اور آرٹس سے بھی واقفیت رکھتا ہو اسکو ترجیح دیجاویگی ہندی کے جاننے کی ضرورت ہے جو صاحب بالا لیاقتوں میں ماہر ہو اسکو تنخواہ ماہانہ ۱۲۰ روپیہ ماہوار ملیگی یہ آسامی ماہ فروری ۱۹۱۲ء سے ملیگی۔ امیدواران اپنی اپنی درخواستیں معہ اسناد کے بہت جلد ذیل کے پتہ پر ارسال فرماویں۔ المشتہر پادری ڈبلیو۔ اے ولسن۔ ایم۔ اے۔ ڈی ڈی۔ پرنسپل کینیڈین مشن اندور۔

اشتہار:۔ ایک سندیافتہ تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو ایڈورڈ زنانہ ہسپتال کے لئے ضرورت ہے یہ ہسپتال مقام فاضلکا ضلع فیروزپور میں جدید کھولا گیا ہے اور یہاں کوئی اور زنانہ ہسپتال نہیں ہے لیڈی ڈاکٹر کو تنخواہ چالیس روپیہ سے پچاس روپیہ تک ملیگی اور کمپونڈر کو پندرہ روپیہ سے بیس روپیہ تک۔ دونوں کو رہائش کے لئے مکان مفت ملیگا۔ تمام درخواستیں بمعہ نقول اسنادات منفصلہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔ سیٹھ پنالال سابق وزیر ریاست سکیت۔ رئیس فیروزپور شہر۔

ضرورت

ہیڈ ماسٹر یا مدرس

ایک تجربہ کار نوجوان مسیحی جو ایف۔ اے اور جونیر انگلو ورنیکلر پاس شدہ ہے اور گیمس میں دخل رکھتا ہے نیز کئی ایک اعلیٰ اسنادات بھی موجود ہیں روزگار کی تلاش میں ہے اگر کسی صاحب کو ضرورت ہو تو ارشاد فرماویں۔ مسٹر اے۔ یو۔ این۔ پال۔ سابق ہیڈ ماسٹر آلور ریاست



پرسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے بڑا نافنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپے نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہے رپورٹ نے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک	اآر
ہندوستان و پنجاب " "	ہمر
غیر ممالک سے " "	ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ہمر	ہیر	ے
چوتھائی کالم	ہیر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	ہے
پورا کالم	عہ	ہعہ	مہ
پورا صفحہ	مہ	معہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اُسکے گھر میں ایسی ہی پکار پڑجاتی ہے اور گھبرا کر یہہ ہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے غور کیا ہو تو یہ تکلیف کیوں اُٹھانا پڑے سکیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی اپنے گھر میں ڈال رکھتے ہو یہہ اعلیٰ عرق کافور چھیبن سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی (۱۳ہمر) چار آنہ + محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵ر) پانچ آنہ +

عرق پودینہ

ہر ایک اہل بیت کو یہہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ بیمار کے لئے یہہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہہ سب بیماری کی علامتیں جلد دور ہوجاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے +

قیمت فی شیشی ہر (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۵ر (پانچ آنہ)

مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبرہ ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی۔ پی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۸۷ء

پُرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلّی بخش انتظام دکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ

اگر دو طالب ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ر ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گر دکو تول کریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ ۹ سے ماہ ۶ عہ کر و تول لعہ ر +

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عہ فی ہفتہ تمام سال کے لئے

محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۱ر فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک

یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُنکے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹکسٹ بُک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن سکول ان کا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں بخدمت پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

[illegible]

ممیرے کا سرمہ

مصنفہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیا بند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہی اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچّے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہی قیمت اسلئے کم رکھی ہی کہ خاص وعام اس سے فائدہ اُٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عـ ممیرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپے سے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ عنـ ۲۰۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

المشتہر

پروفیسر مہّا سنگھ آہلوو الیہ

مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

[illegible]

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر ومنیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا اور شائع ہوا